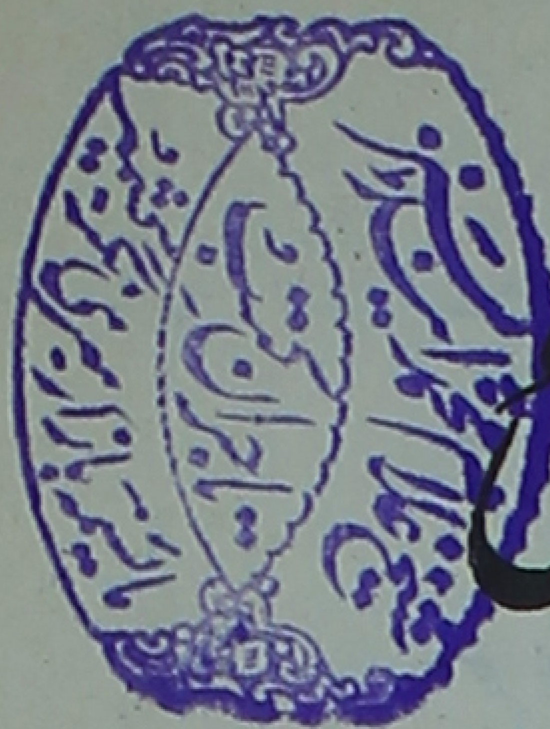
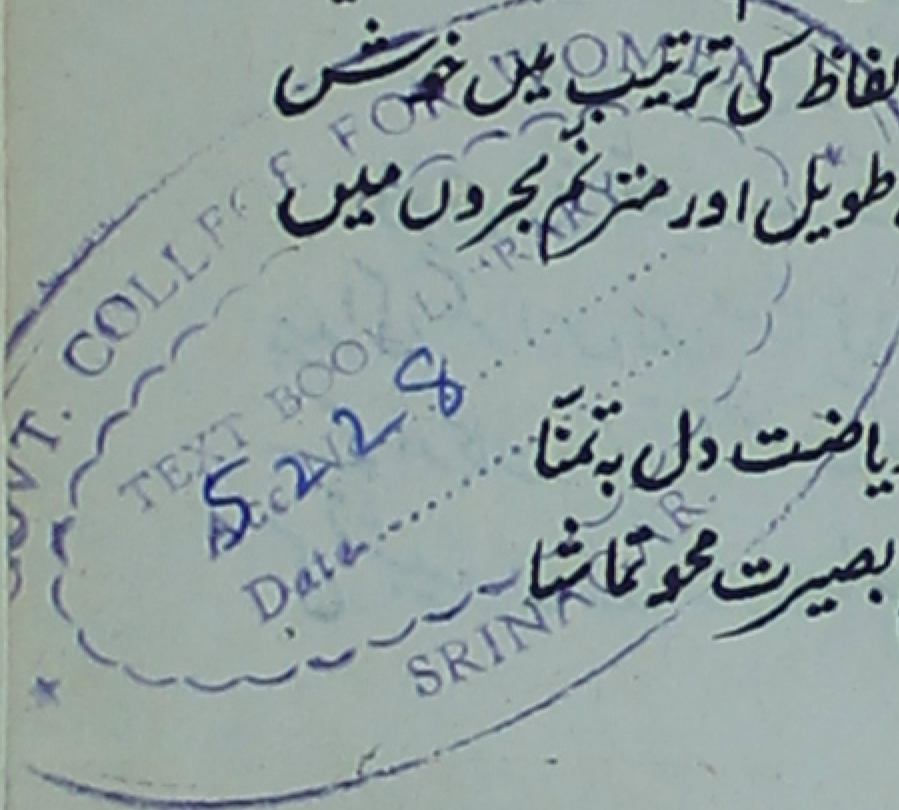


ذوقؔ کی قصیدہ گوئی

سوداؔ کے بعد ذوقؔ ہی وہ ممتاز قصیدہ گو شاعر ہیں جنھوں نے اس صنف شاعری کے معیار قائم رکھنے میں بڑی قابلیت سے کام لیا ہے۔ ذوقؔ کے تمام تر قصیدے اکبر شاہ ثانی اور بہادر شاہ ظفر کی مدح میں ہیں، حمد و نعت اور منقبت میں ان کا کوئی قصیدہ مکمل نہیں ہے سوا ایک قصیدہ کے جو ایک بزرگ سیّد عاشق نہال چشتی کی مدح میں ہے۔ ذوقؔ نے قصیدہ گوئی میں کوئی جدّت نہیں کی بلکہ سوداؔ کے قائم کئے ہوئے معیار پر قصائد کہتے رہے لیکن پھر بھی ان کے قصائد کا فن تقلیدی نہیں ہے بلکہ بقول ابو محمد سحرؔ "صنّاعی اور فنکاری کا کامیاب نمونہ ہے"۔ الفاظ کی شان و شوکت، بلند آہنگی اور زبان کی صفائی ان کے قصائد میں ہر جگہ نمایاں ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ذوقؔ کے قصائد میں ترنّم اور روانی بہت زیادہ ملتی ہے۔ الفاظ و تراکیب کے انتخاب اور الفاظ کی ترتیب میں خوش آہنگی ہر جگہ نمایاں ہے۔ ذوقؔ کے بعض قصیدے طویل اور مترنّم بحروں میں بھی ملتے ہیں مثلاً ؎

صبح سعادت نور ارادت تن بہ ریاضت دل بہ تمنّا
جلوۂ قدرت عالمِ وحدت چشم بصیرت محو تماشا



ہے آج جو یوں خوشنما نورِ سحر رنگِ شفق
پرتو ہے کس خورشید کا نورِ سحر رنگِ شفق

سحر جو گھر میں بشکلِ آئینہ تھا میں بیٹھا نزار و حیران
تو اک پری چہرہ حور طلعت بشکلِ بلقیس و ماہ کنعاں

ذوق نے ویسے تو عموماً شگفتہ اور رواں زمینیں اختیار کی ہیں لیکن بعض قصیدے بڑی مشکل اور سنگلاخ زمینوں میں بھی کہے ہیں مثلاً

طرب افزا ہے وہ نوروز کا نارنجی رنگ
دیکھ کر بھاگے جسے زنج ہزاروں فرسنگ

گردش میں چشمِ مست کی ہو دل مرا گرہ
اور کھولے ہائے دانہ کی یوں آسیا گرہ

ایک خورشید لقا طرفہ جوان ارشق
تابِ رخسار فلق سُرخیِ رخسار شفق

ذوق نے قصیدے کے ارکان میں تو کوئی خاص جدّت نہیں پیدا کی مگر اس میں صناعی ہر جگہ نمایاں ہے اور انھوں نے قصیدے کے ارکان کے تقاضوں کو بڑی خوبی سے نبھایا ہے - ذوق کے قصائد کی تشبیبوں میں کہیں بہاریہ، رندانہ و نشاطیہ مضامین ہیں کہیں

معشوق کا سراپا اور کہیں حکیمانہ و فلسفیانہ وغیرہ خیالات نظم کئے گئے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

حکیمانہ و اخلاقی مضامین:۔

نظر خلق سے چھپ سکتے نہیں اہل صفا
تہ دریا سے چمک کر نکل آیا گوہر

پاک دنیا سے ہیں دنیا میں ہیں گو پاک سرشت
غرق ہے آب میں پر تر نہیں اصلا گوہر

ہے دل صاف کو عزلت میں بھی گردوں سے غبار
گرد آلود یتیمی ہوا تنہا گوہر

کور باطن کو ہو کیا جوہر دانش کی شناخت
کہ پرکھتا نہیں جز دیدۂ بینا گوہر

ربط ناچیز سے کرتے ہیں کوئی پاک نہاد
ہو نہ ہم صحبت تار رگ خارا گوہر

بہاریہ و رندانہ مضامین:۔

ساون میں دیا پھر مہ شوال دکھائی
برسات میں عید آئی قدح کش کی بن آئی

کوندے ہے جو بجلی تو یہ سوجھے ہے نشے میں
ساقی نے یہ آتش سے نئے تیز اڑائی

سرد کی حنا پہنچے ہے عاشق کے جگر تک
معشوق کا گر ہاتھ میں ہے دست حنائی
آرائش گلشن کے لئے جامۂ رنگیں
زیبائش غنچہ کے لئے تنگ قبائی
ہے نرگس شہلا نے دیا آنکھ میں کاجل
برگ گل سوسن نے دھڑی لب پہ جمائی

مختلف مشرقی علوم و فنون اور ان کی اصطلاحات کے مضامین:-

کبھی ہمت تھی مری قاعدۂ صرف میں صرف
کبھی تھی نحو میں ہر نحو مجھے محویت
کبھی منطق کو تفوق یہ مرے ناطقہ سے
تحت حکمت ہو یہ فن گرچہ ہے تحت حکمت
کبھی میں کرتا تھا تصریح معانی و بیاں
کبھی میں کرتا تھا توضیح نجوم و ہیئت
کبھی میں کرتا تھا اعراض میں جوہر قائم
کبھی میں کرتا تھا معلول سے ثابت علّت

معشوق کے سراپا کے مضامین:-

ایک خورشید لقا طرفہ جوان ارشق
تاب رخسار فلق سرخی رخسار شفق

وہ جبیں ماہ مبیں اس پہ خط چین جبین
تھی وہ انگشت نبیؐ جس نے کیا ماہ کو شق
تیر انداز جو مژگاں تو ادا دشنہ گزار
چشم ابلق تو نگہ ترک سوار ابلق
غمزہ و ناز و کرشمہ وہ بلا غارت گر
کہ نہ چھوڑیں تن عشاق میں جاں اک رمق
دست و بازو و بر و دوش عجب صبح بہار
پنجہ و پنجۂ خورشید وحنا رنگ شفق وغیرہ وغیرہ

گریز میں بھی ذوقؔ نے بڑی موزونی و برجستگی دکھائی ہے۔ جن قصائد کی تشبیب میں عیش و طرب یا معشوق کے سراپا کے مضامین ہیں ان میں عموماً مکالمہ کے ذریعہ گریز کیا ہے اور کہیں بہت اختصار سے کام لیا ہے۔ مثلاً بہادر شاہ ظفرؔ کی مدح میں قصیدہ جس کا مطلع ہے ؎

ہیں مری آنکھ میں اشکوں کے تماشا گوہر

میں اخلاقی مضامین نظم کرتے کرتے دو شعر عاشقانہ کہہ دیتے ہیں اس کے بعد لکھتے ہیں ؎

ذوقؔ موقوف کر انداز غزل خوانی کو
ڈھونڈھ اس بحر میں اب تو کوئی اچھا گوہر

اثرِ مدح سے اس خسرو دریا دل کے
گر سخن قابل گوشِ دلِ دانا گوہر

اور اس کے بعد مدح شروع ہو جاتی ہے۔

مدح میں ذوقؔ نے بڑا زورِ طبع دکھایا ہے اور مبالغہ سے کام لیا ہے۔ مضامین کا دائرہ قریب قریب سوداؔ ہی کا ہے لیکن نئے نئے تشبیہ اور استعاروں سے ان میں تازگی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بہادر شاہ ظفر کی مدح میں ذوقؔ کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

وہ شہنشاہ بہادر شہِ کسریٰ انصاف
خسرو جم خدم و داور دارا حشمت

قوتِ ملّت و دیں قامع کفر و الحاد
حامی شرعِ نبی ماحی شرک و بدعت

تیرا دروازۂ دولت ہے مقامِ امید
تیرا دیوان عدالت ہے محلِّ عبرت

تیرے عشرت کدے میں بار کسے غیر نشاط
تیرے خلوت کدے میں دخل کسے جز طاعت

تیرا افضال جہاں کے لئے برہانِ کرم
تیرا اکرام زمانہ کو دلیلِ رحمت

عقل میں شمس ہے تو علم میں کانِ گوہر
فضل میں کعبہ ہے تو حلم میں کوہِ رحمت

تجھ سے راضی ہے خدا اور خدا کا محبوب
تیرا حامی ہے نبی اور نبی کی عترت
کیسۂ گوہر انجم ترا صرف انعام
طاقۂ اطلس گردوں ترا وقف خلعت
نطق شیریں سے تری عام حلاوت ہو گر
ثمر تلخ ہو حنظل کا سبوئے شربت
روش شیشۂ ہر اک سنگ ہو ریزہ ریزہ
پڑے البرز پہ گر گرز کی تیرے ضربت
سر کشف دار چھپاتا ہے فلک زیر سپر
کیا غضب ہے تیری شمشیر غضب کی ہیبت
آئے طوفان جو ترے قہر کا طغیانی پر
کشتی نوح بھی اعدا کو ہو گرد آب صفت
وہ تری تیغ کی بّرش ہے کہ سایہ جس کا
کردے اک دم میں ہیولیٰ سی مفارق صورت

مدح ہی کے سلسلہ میں ذوق نے ممدوح کے گھوڑا ہاتھی اور دوسرے لوازمات کی بھی تعریف کی ہے مثالیں ملاحظہ ہوں

گھوڑا:—

دوں ترے گھوڑے کو کیوں کر میں پری کی نسبت
نہ یہ صورت نہ یہ رفتار نہ یہ ڈول نہ ڈیل

گرم جولاں وہ کہاں ہو کہ رکھے ہے وسعت
نہ تو میدان تصور نہ فضائے تخئیل
عرصۂ معرکہ میں گر تجھے اے شاہ سوار
اس سبکسیر سے منظور ہو کار تعجیل
جائے یوں جیسے ہوا سم بھی نہ پانی سے ہو تر
نہ ہو پیدا اسے ہے راہ میں تالاب کہ جھیل

ہاتھی :-

کوہ البرز کو سائے میں دبائے اپنے
ہے وہ اے شاہ فلک رتبہ تری رفعت فیل
حملہ آور ہو وہ جس دم تو پئے جان عدو
اس کی خرطوم ہو دست کشش عزرائیل
تو جو محراب عماری میں ہوا جلوہ نما
اس کے دانتوں پہ یہ خرطوم سے سوجھی تمثیل
خانۂ قوس میں خورشید جہاں تاب آیا
دن تو کوتاہ ہوا اور ہوئی رات طویل

کیا ترے فیل کے اوصاف لکھوں میں کہ وہ ہے
ابر رفتار جبل پیکر و گردوں رفعت

اس کی خرطوم ہے گر طرۂ لیلیٰ کی مثال
تو ہے دندان صفا ساعد سلمیٰ کی صفت وغیرہ

آخر میں ذوق اور سودا دونوں استادوں کی قصیدہ گوئی کے بارے میں ابو محمد سحر کے خیالات ملاحظہ ہوں۔

قصیدہ گوئی میں ذوق کی فضیلت سے انکار تو نہیں کیا جاسکتا لیکن وہ سودا کے رتبہ کو نہیں پہنچتے۔ ان کے قصیدوں میں مضامین کا تنوع پایا جاتا ہے لیکن اس کا دائرہ سودا کی طرح وسیع اور ہمہ گیر نہیں ہے۔ واقعہ نگاری کو انہوں نے ہاتھ نہیں لگایا اور نہ انکے قصائد سے ان کے زمانے کے ملکی و معاشرتی حالات یا ادبی فضا کا کچھ پتہ چلتا ہے جب کہ ان عناصر کی موجودگی نے سودا کے قصائد کو بہت بلند کر دیا ہے۔ ذوق ترنم، بلند آہنگی اور روانی کا خاص خیال رکھتے ہیں اور پر شکوہ الفاظ و تراکیب کا ایک خوشنما ڈھیر لگا دیتے ہیں۔ مختلف مشرقی علوم و فنون کی اصطلاحات کے استعمال سے ان کی تشبیہوں میں بعض موقوں پر بڑا وزن پیدا ہو جاتا ہے۔ اس پر نئی نئی تشبیہیں اور استعارے مستزاد کا کام دیتے ہیں لیکن ان لفظی خوبیوں کے باوجود معنوی اعتبار سے ان کے قصائد سودا کے مقابلہ میں کمزور ہیں۔ بلندی تخیل، طباعی اور ذہنی اپج کی کمی کی وجہ سے ان کے قصیدوں میں آورد اور تصنع کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ ذوق نے اکثر مضامین اور تشبیہات سودا سے اخذ کی ہیں لیکن وہ سودا کی فطری سادگی

اور یہ جستگی کو عموماً برقرار نہیں رکھ سکے - ان کے قصائد میں سودا کے مقابلے میں تسلسل بیان کی بھی کمی ہے - سودا مدح اور ہجو دونوں کے بادشاہ ہیں لیکن ذوق ہجو کے کوچہ سے نابلد ہیں - اس لحاظ سے یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ ان کی اہمیت کے باوجود قصیدہ گوئی میں ذوق کے فن کا دائرہ سودا کے مقابلہ میں محدود ہے "

قصیدہ نمبر ۱

یہ قصیدہ ذوق نے اس وقت کہا تھا جب شہزادہ ابو ظفر ولیعہد سلطنت تھے اور ان کی بیماری سے شفا پانے کے بعد بادشاہ نے جشن غسل صحت ترتیب دیا تھا۔

(۱) واہ واہ کیا معتدل ہے باغ عالم میں ہوا
مثل نبض صاحب صحت ہے ہر موج صبا

(۲) بھرتی ہے کیا کیا مسیحائی کا دم بادِ بہار
بن گلزار عالم رشک صد دار الشفا

(۳) ہے گلوں کے حق میں شبنم مرہم زخم جگر
شاخ بشکستہ کو ہے باراں کا قطرہ مومیا

(۴) ہو گیا موقوف یہ سودا کا بالکل احتراق
لالہ بے داغ سیہ پانے لگا نشو و نما

(۵) ہو گیا زائل مزاج دہر سے یاں تک جنوں
بید مجنوں کا بھی صحرا میں نہیں باقی پتا

(۶) ہوتا ہے لطف ہوا سے اس قدر پیدا لہو
برگ میں ہر نخل کی سرخی ہے جوں برگ حنا

(۷) پائی یہ اصلاح صفرا نے کہ دنیا میں کہیں
زرد چشم اب دیکھنے کو بھی نہیں ہے کہربا

(۸) ہر مزاج بلغمی میں ہوتی ہے تولیدِ خون
چاندنی کا پھول ہو گر ارغوانی ہے بجا

(۹) نام کو اشیاء میں نہ تلخی رہی نہ سمیت
بن گئی تریاک افیون زہر میٹھا ہو گیا

(۱۰) کیا عجب جدوار کی تاثیر گر رکھے زقوم
کیا عجب گر آب حنظل دیوے شربت کا مزا

(۱۱) نیش کی جا نوش ہو دنبالہ زنبور میں
کام میں افعی کے ہو مہرہ بجائے آبلا

(۱۲) راحت و آرام کا اس دور میں ہے دور دور
چاہئے واقف نہ ہو دورانِ سر سے آسیا

(۱۳) موتیا بند آنکھ میں اپنی جو رکھتی تھی صدف
اب رکھے ہے روشنی مثل دلِ اہلِ صفا

(۱۴) آگیا اصلاح پر ایسا زمانے کا مزاج
تا زبانِ خامہ بھی آتا نہیں حرفِ دوا

(۱۵) نسخہ پر لکھنے نہیں پاتا ہو الشافی طبیب
کہتا ہے بیمار بس کر مجھکو بالکل ہے شفا

(۱۶) فرق چاہاں تک اعضائے بدن میں ہوگئے
درد کے جو حرف ہیں وہ آپ ہی ہیں سب جدا

(۱۷) لاغروں کو ہو کمال تاب و طاقت یہ شتاب
کیسے دو ہفتہ ہلال اک شب میں ہو بدر الدجا

(۱۸) صبح صادق کے ہے گو سر میں سفیدی آگئی
لیکن اس پیری میں بھی صادق ہے ایسی اشتہا

(۱۹) بھوک کی شدت سے اس کو یک نفس فرصت نہ ہو
قرص سے خورشید کے جب تک نہ کر لے ناشتا

(۲۰) رات بھر ٹونگا کیا انجم کے دانے چرخ پیر
پھر جو دیکھا صبح کو اصلا شکم میں کچھ نہ تھا

(۲۱) پہنچی یہ تفتیح کی نوبت کہ نوبت خانہ میں
لیتی ہے جی کھول کر کیا کیا ڈکاریں کرُنا

(۲۲) کوس پھولا ہے خوشی سے نفخ کا کیا دخل ہے
جوں حباب اس کے نہیں مطلق شکم میں امتلا

(۲۳) ہضم کامل اس قدر معدہ نے پہنچایا بہم
جسید اکیموس ہے جو حلق سے اتری غذا

(۲۴) ہے مزاج اہل عالم یہ قریب اعتدال
ساتوں اقلیمیں ہیں گویا اب بخط استوا

(۲۵) رکھے گا تعویذ اور گنڈا کوئی کیوں اپنے پاس
باغ عالم میں یہی عالم جو صحت کا رہا

(۲۶) دیکھا طاؤس اپنے بال و پر سے سارے نقش دھو
پھینک دے گی توڑ کر گنڈا گلے سے فاختا

(۲۷) اس قدر جاتی رہی عالم سے بیماری کہ آج
نام گلشن میں نہیں ہے نرگس بیمار کا

(۲۸) واقعی کس طرح سے صحت نہ اک عالم کو ہو
جب کہ ہو اس کی نوید غسلِ صحت جاں فزا

(۲۹) وہ ولیعہد زماں مرزا محمد بوظفر
اس کی قوت گر ضعیفوں کو بنا دے اقویا

(۳۰) تقویت کا یہ اثر ہو عام جو ہیں برگ زرد
ہوں مقوّیِ دل و جاں مثل اوراق طلا

(۳۱) شادی صحت سے اس کی آج ہو کر شاد شاد
تہنیت خوانی میں ہیں سرگرم سب مدحت سرا

(۳۲) میں بھی اس رشکِ چمن محفل میں وہ مطلع پڑھوں
بلبل تصویر سنکر بول اٹھے مرحبا

مطلع

(۳۳) آج ہے عالم میں وہ روزِ سعادت انتما
دے اگر زاغ و زغن بیضہ تو پیدا ہو ہما

(۳۴) مژدۂ جاں بخش صحت ہے تیرا ماءالحیات
جس سے جوں سیماب کشتہ مردہ دل زندہ ہوا

(۳۵) ہے بقائے عمر سے تیری بقائے عمرِ خلق
ذات ہے تیری جہاں میں چشمۂ آبِ بقا

(۳۶) قطرہ افشانی سے آبِ غسلِ صحت کے ترے
ہوں دُرِ خوش آب پیدا اس قدر قوّت فزا

(۳۷) ہو دیں استعمال یاقوتی میں وہ موتی اگر
بخشے پیرانِ کہن کو نوجوانوں کے قوا

(۳۸) جسم کو مل مل کے دھویا تو نے جس دم وقتِ غسل
گردِ کلفت کو دلِ عالم سے گویا دھو دیا

(۳۹) دلِ عدوئے سنگدل کا تھا شقاوت سے جو سخت
زیرِ پا پامال ہوتا تھا برنگِ سنگِ پا

(۴۰) خوردۂ گل کو صبا لائی تصدّق کے لئے
دے گیا ابرِ بہاری نذرِ دُرِّ بے بہا

(۴۱) شادیِ صحت کا تیری کیا کہوں عالم آج
جوشِ عشرت سے یہ عالم بن گیا عشرت سرا

(۴۲) چھیڑے تارِ شمع کو گر ناخنِ موجِ نسیم
بزم میں پیدا ہو تارِ سازِ مطرب کی صدا

(۴۳) لب پہ ساغر کے ہے جوں موجِ تبسم موجِ مے
شورِ قلقل لب پہ ہے مینائے مے کے قہقہا

(۴۴) بزم تصویراتِ فانوسِ خیالی کی طرح
حلقۂ رقاصگاں ہے زیرِ گردوں جا بجا

(۴۵) کر رہا ہے صحنِ چمن ہی میں ہے کیا طاؤس رقص
آشیانہ میں ہے رقصاں طائرِ قبلہ نما

(۴۶) خانہائے چشم میں بھی پتلیوں کا رقص ہے
ہے جو منظورِ نظر سب کو تماشا رقص کا

(۴۷) چھوٹی آتشبازی ایسی جس کی گلکاری کو دیکھ
رات کو کہتے تھے آپس میں ثریا و سہا

(۴۸) صنعِ آتشباز پر حیرت زدہ ہوتی ہے عقل
سنگِ پارس سے کہیں باروت کو پیسا تھا کیا

(۴۹) ہو گئی تاثیر جس کی یہ کہ ہر گلریز سے
ریزۂ فولاد نکلے بن کے گلہائے طلا

(۵۰) گنج پھٹتے تھے ستاروں کے عجب انداز سے
ماہ پاروں کا تھا گویا خندۂ دنداں نما

(۵۱) منہ ہے کیا جو رنگ سے مہتاب کے ہمتاب ہو
غازہ سے ہر چند چمکے رنگ روئے مہ لقا

(۵۲) برج جو اڑ کر ہوئے قندیل شب زیر فلک
برج تھے جتنے فلک پر سب کو روشن کر دیا

(۵۳) فی الحقیقت یہ وہ شادی ہے کہ اس کے روبرو
جشن جمشیدی کا کچھ مطلق نہیں رتبہ رہا

(۵۴) ہے زبانِ خامہ عاجز آگے بس تعریف میں
ذوقؔ کہتا ہے اٹھا کر ذوق میں دست دعا

(۵۵) رکھے صحت سے ہمیشہ شافیِ مطلق تجھے
جو ترے بد خواہ ہوں وہ رنج میں ہوں مبتلا

قصیدہ نمبر ۲

یہ قصیدہ ذوقؔ نے عید کے دربار میں پڑھنے کے لئے لکھا تھا بہادر شاہ ظفرؔ نے اسے بیحد پسند کیا اور خلعت کے علاوہ ایک گاؤں بطور جاگیر بخشا۔

(۱) شب کو میں اپنے سرِ بسترِ خوابِ راحت
نشۂ علم میں سرمستِ غرور و نخوت

(۲) مزے لیتا تھا پڑا علم و عمل کے اپنے
تھا تصور مرا ہر امر میں تصدیق صفت

(۳) ہو گیا علم حصولی تھا حضوری مجھ کو
تھا مرا ذہن نہ محتاج حصول صورت

(۴) جو مسائل نظری تھے وہ بدیہی تھے تمام
عقل کو تجربہ کی اتنی ہوئی تھی کثرت

(۵) نہ غرض مجھ کو نتیجہ سے نہ تھا شکل سے کام
تھی مرے فکر کو ہر شکلِ خطا سے عصمت

(۶) ذہن میں سب میرے حاضر صورِ علمیہ
پہ ربتانی مجھے منظور نہ تھی علمیت

(۷) چار و ناچار جو ترغیب سے یاروں کی کبھی
درس تدریس پہ آجاتی تھی مجھ کو رغبت

(۸) کبھی ہمّت تھی مری قاعدۂ صرف میں صرف
کبھی تھی محو میں ہر نحو مجھے محویت

(۹) کبھی منطق کو تفوق یہ مرے ناطقہ سے
تحتِ حکمت ہو یہ فن گرچہ ہے تحت حکمت

(۱۰) کبھی میں کرتا تھا تصریح معانی و بیاں
کبھی میں کرتا تھا توضیحِ نجوم و ہیئت

(۱۱) کبھی تقسیمِ فرائض کبھی تفہیمِ اصول
کبھی تعلیمِ عقائد بکتاب و سنّت

(۱۲) کبھی تھا علم الٰہی کی طرف ذہن رسا
کبھی کرتی تھی طبیعی میں طبیعت جودت

(۱۳) کبھی تھا عقل پہ مذہب مرا مانندِ حکیم
کبھی مِثل متکلم مجھے پاسِ ملّت

(۱۴) کبھی کرتا تھا قدم چرخ کا ثابت بجہات
اور کبھی کرتا تھا باطل بسماء انشقت

(۱۵) کبھی انکارِ قیامت پہ میں لاتا تھا دلیل
کبھی تکرارِ تناسخ پہ مجھے تھی حجّت

(۱۶) حشرِ اجساد میں تھا گاہ تردد مجھ کو
کبھی تھی عالمِ برزخ میں مجھے اک حیرت

(۱۷) کبھی تھی عرصۂ تدویر فلک کی مجھے سیر
کبھی میں ناپتا تھا سطح زمین کی وسعت

(۱۸) کبھی ثابت مرے نزدیک فلک کی گردش
کبھی مثبت مرے نزدیک زمیں کی حرکت

(۱۹) کبھی میں کرتا تھا اعراض میں جوہر قائم
کبھی میں کرتا تھا معلول سے ثابتِ علّت

(۲۰) کبھی منقول پہ مائل کبھی سوئے معقول
کبھی میں فقہ پہ راغب کبھی سوئے حکمت

(۲۱) کبھی ہیں حافظ قرآن بعلمِ تفسیر
کبھی میں قاری قرآن بعلم قرأت

(۲۲) کبھی کرتا تھا مجسطی پہ حواشی تحریر
کبھی کرتا تھا اشارات و شفا کی صحت

(۲۳) کبھی میں کرتا تھا قانون سے تشریح علاج
کبھی میں کرتا تھا قاموس میں تصحیح لغت

(۲۴) کبھی میں لون سے بینندۂ بیمار و صحیح
کبھی میں نبض سے دانندۂ ضعف و قوت

(۲۵) گہ نباتات کی آگاہ میں کیفیت سے
گہ جمادات کی معلوم مجھے خاصیت

(۲۶) کبھی مشائیوں سے کرتا تھا میں پیشروی
کبھی لیجاتا تھا اشراقیوں پر میں سبقت

(۲۷) کبھی میں نفی حقایق میں تھا سوفسطائی
کبھی میں معتزلی باعثِ رد رویت

(۲۸) کبھی میں جبری و مجبور بعقل و تدبیر
کبھی میں قدری و مختار بقدرِ طاقت

(۲۹) گہ ملاحد کی تھی تردیدِ کلامِ الحاد
گہ وجودی و شہودی سے بیانِ وحدت

(۳۰) جوں مہندس کبھی مالوف بشکل و مقدار
جوں محاسب کبھی مصروف بضرب و قسمت

(۳۱) کبھی حرفوں سے تھا مطلوب مثال جفار
کبھی کچھ نقطہ سے مقصود تھا رمالی صفت

(۳۲) خانۂ کیسہ سے خارج کبھی شکل داخل
شکل خارج تھی کبھی داخل بیت غربت

(۳۳) کبھی کرتا تھا قرآن مہ و زہرہ پہ نظر
کبھی تھا دیکھتا مریخ و زحل کی رجعت

(۳۴) کبھی افسون و عزیمت کبھی تعویذ و طلسم
کبھی تجویز زکوٰۃ اور کبھی قصد دعوت

(۳۵) کبھی تھا علم قیافہ میں یہ ادراک مجھے
ایک صورت سے بیاں کرتا تھا میں تھوا سیرت

(۳۶) کبھی میں رہتا سرودی میں تھا ایسا مشغول
کہ نہ تھی ایک نفس ضبطِ نفس سے فرصت

(۳۷) سیمیا سے کبھی تصویر کشِ موہومات
کیمیا سے کبھی میں زرکشِ گنج و دولت

(۳۸) کبھی میں شیخ شیوخ اور کبھی میں شیخ رئیس
کبھی علّامہ کبھی صوفی صافی طینت

(۳۹) کبھی میں قرب فرائض سے تھا عالی درجہ
کبھی میں قربِ نوافل سے تھا والا رتبت

(۴۰) ماہر موسقی ایسا کہ ادا کرتا تھا
کبھی میں بارہ مقام اور کبھی چاروں مت

(۴۱) کبھی میں شاعرِ غرّا و ادب دان بلیغ
نظم میں نام مرا نثر میں میری شہرت

(۴۲) کبھی کرتا تھا عروضی کا بھی میں قافیہ تنگ
طبع موزون کی دکھاتا تھا جو موزونیت

(۴۳) کبھی پیشِ نظر انجیل و زبور و توریت
کبھی مصحف میں نظر میری سرِ ہر آیت

(۴۴) کبھی زردشتیوں میں ایسا کہ سارے موبد
ژند و پاژند میں کرتے تھے میری تبعیت

(۴۵) کبھی یہ آگہی شاستر، وبید، پران
کروں ایک بات سے پنڈت کی کتھا میں کھنڈت

(۴۶) کبھی میں حلِّ معمّا و لغز میں ذی ہوش
کبھی اخبار و تواریخ میں صاحب خبرت

(۴۷) آخرش دیکھا تو العلم حجاب الاکبر
عاقبت پایا تو ہاں بلہ کو اہل جنت

(۴۸) فائدہ کیا جو ہر ایک علم کی جانی تعریف
فائدہ کیا جو ہر ایک فن کی کھلی ماہیت

(۴۹) فائدہ کیا کہ جو دیکھیں کتبِ ہر مذہب
فائدہ کیا جو ہوئی آگہی ہر ملت

(۵۰) عقل سے گرچہ کیا مادہ ایسا پیدا
کہ بہر شکل ہو اِک تازہ محلّ صورت

(۵۱) یا بنائی کوئی صورت کہ جسے دیکھ کے ہو
ہیکل روم سے بت خانۂ چیں تک حیرت

(۵۲) بے مقدر نہ پڑے صورتِ بہبود نظر
دور آئینۂ دل سے نہ ہو زنگ کلفت

(۵۳) پڑھوں اک مطلع برجستہ میں اس موقع پر
جس کو سن کر کہیں احسنت سب اہل فطنت

مطلع

گر نہ دے صاحب جوہر کو مقدر عزت
(۵۴) جو ہر فرد ہے بالفرض تو کیا بے قسمت

(۵۵) کیا ہوا علم معقول سے اگر کیف کے ہے
لیک بے یاورِی بخت نہیں کیفیت

(۵۶) قاضی چرخ بھی جو تو ہے تو کیا گر تیرے
مثل دہقان فلک رکھتے ہو طالع نکہت

(۵۷) دور گردوں نہ موافق ہو تو ہو اد رخفیف

جرِّ اثقال میں تو جتنی اٹھائے محنت

(۵۸) آگے برگشتگیٔ بخت کے چلنے کی نہیں

نظری و عملی کوئی بھی تیری حکمت

(۵۹) گو فصاحت میں تو سحبان ہی دِلے بے تقدیر

حرفِ مطلب پہ زباں کو ہو تری سو لکنت

(۶۰) گو ریاضی میں ہے صناع اگر بخت ہیں بد

نقش باطل ہے تری شکل وہ جس میں صنعت

(۶۱) کیا ہوا جانا اگر مسئلۂ بیدو منار

پستی بخت سے تجھ کو جو نہیں ہے رفعت

(۶۲) کام تقویم نہ آئے نہ تری اصطرلاب

طالع بد سے اگر نیک نہ آئے ساعت

(۶۳) علم سے ہو نہ کبھی چارۂ آزار نصیب

پور سینا ہے تو کیا سینہ میں ہے خونِ حسرت

(۶۴) سو دوائیں ترے نسخہ میں ہوں پر بے تقدیر

نہ ہو بالخاصۂ تاثیر نہ بالکیفیت

(۶۵) علم نسب رخ سے گو بودے ر تو تخلِ نارنج

بے مقدر نہ ہو حاصل ثمرِ خوش لذت

(۶۶) علم نے جو سبق آموز ملائک تھا دہ دیکھ
بخت بد سے ہوا مستوجبِ رجم و لعنت

(۶۷) ہوا مسجود ملائک یہ ظلومٌ و جہول
یعنی انسان قوی بخت و ضعیف الخلقت

(۶۸) گو تصوّف سے ہو تو صوفیِ سجادہ نشیں
ہے مقدر نہ کرامت ہو نہ خرقِ عادت

(۶۹) علم سے لاکھ ہو مشیخی یہ تری بے تقدیر
نہ کہے کوئی تجھے شیخ علیہ الرحمتہ

(۷۰) یہ مقالات مثالِ قصصِ مصنوعہ
ہوئے یک بار جو افسانۂ خواب غفلت

(۷۱) لگ گئی آنکھ مری دیکھتا کیا خواب میں ہوں
کہ مجسم نظر آئی ہے نویدِ بہجت

(۷۲) اللہ اللہ رے حُسن اس کا کہ سرتا بقدم
تھا وہ خالقِ کا تماشائے ظہورِ قدرت

(۷۳) یاد کرتا قدِ رعنا کو ہے اس کے زاہد
دمِ تکبیر جو کہتا ہے سدا قد قامت

(۷۴) چشم وحشی کو اگر اپنی وہ دکھلائے تو ہو
چشم آہو سے ہرن نشۂ جامِ وحشت

(۷۵) دل شامتِ زدہ کے درپے تدبیرِ ہلاک
زلفِ واژوں تھی وہ رخسار پہ واژوں نسبت

(۷۶) آتشِ حسن سے اک شعلۂ سرکش بننی
موجۂ دود لطیف اس کی بھوؤں کی حالت

(۷۷) فوجِ مژگاں وہ بلا ہو وے صف آرا جو کرے
دستِ بیداد سے یک دستِ دو عالم غارت

(۷۸) چاہ بابل وہ ذقن اور دھواں زلف کا عکس
دل گرفتار عذاب اس میں ہو ہاروت صفت

(۷۹) لعل شیریں کی حلاوت پہ جو دے جان عاشق
تو دمِ نزع بھی عناب کا چاہے شربت

(۸۰) نہ دمِ شرم تبسم سے لب اس کے خوگر
نہ تغافل سے ان آنکھوں کو نگہ کی عادت

(۸۱) کھول دے معنی معدوم کمر کی جنبش
وا کرے عقدۂ موہوم لبوں کی حرکت

(۸۲) شوخی و ناز کی تعریف میں اس کی مطلع
وہ پڑھوں میں کہ جسے سن کے ہو دل کو فرحت

مطلع

(۸۳) شوخی اس چہرہ میں یوں گل میں ہو جیسے حمرت
ناز یوں چشم میں نرگس میں ہو جیسے نکہت

(۸۴) لبِ پاں خوردہ کی شوخی کے ہے آگے اک بات
گر لگا دے وہ مسیحا پہ بھی خوں کی تہمت

(۸۵) نازک اندام وہ اور سنگدل ان سے بھی سوا
آیا جن سنگدلوں کے لئے شُمَّ قَسَت

(۸۶) سیلی سینہ پہ نہ تھی جعدِ پسِ پشت کا عکس
نظر آتا تھا صفائی سے الف کی صورت

(۸۷) چنپئی رنگ کا وہ اپنے دکھا کر عالم
ایک عالم کا ہو دل لے کے بغل میں چمپت

(۸۸) اللہ اللہ رے تری تمکنت، اف رے تمیز
واہ رے تیرا تبختر تری بل بے نخوت

(۸۹) قہر انداز بلا ناز قیامت طنّاز
سحر چشمک ستم ایماءِ کرشمہ آفت

(۹۰) جابجا عالمِ مستی میں قدم کو لغزش
دم بدم نشۂ صہبا سے زباں کو لکنت

(۹۱) آکے اس رشکِ مسیحا نے کہا بالیں پر
لَا تَنَمْ قُمْ کہ یہ غافل نہیں وقت غفلت

(۹۲) شورِ بختی سے نہ اتنا نمک افشاں ہو کہ ہو
بادۂ میکدۂ عیش کی گم کیفیت

(۹۳) کیا سبب ہوتا کدورت سے نہیں کیوں خالی
دل ترا شیشۂ ساعت کی طرح یک ساعت

(۹۴) بزمِ ہستی میں تو ہنس بول لے گا کب تک
صورتِ شمع سحر سوختہ روتی صورت

(۹۵) آتشِ دل سے ترے گوشۂ تنہائی میں
بن گئی شعلۂ جوّالہ کمند وحدت

(۹۶) وقت ضائع نہ کر اٹھ بسترِ اندوہ سے تو
چل درِ میکدہ تک ہے حرکت سے برکت

(۹۷) فکرِ باطل سے نہ کر دل کو خنک تو اپنے
ہے تجھے مثلِ سحر یک دو نفس کی مہلت

(۹۸) دیکھ تو کیا افقِ مشرق انوار سے ہے
جلوہ افروز رخِ بانوے صبحِ عشرت

(۹۹) ادہم لیل سرِ عرصہ ہے برگشتہ عناں
اشہبِ یوم سبک سیر ہے سوے ساعت

(۱۰۰) جانبِ شرق ہے نوری فلک بال کشا
جانبِ غرب ہے پروازِ غرابِ ظلمت

(۱۰۱) چرخِ مینائی پر ایک سبز پری کا عالم
شفقِ صبح پہ ایک لال پری کی حالت

(۱۰۲) نکہت گل جو ہوا میں تو ہوا عطرفشاں
تازگی گل کو چمن میں تو چمن کو نزہت

(۱۰۳) کھلے ہی جاتے ہیں سب غنچہ زہے جوش نشاط
لوٹے ہی جاتے ہیں گل بل بے ہنسی کی شدت

(۱۰۴) آج یہ جوش پہ ہے رحمتِ باری کہ کہیں
نہ ہی کلفتِ عصیاں سے جہاں میں ظلمت

(۱۰۵) طفلِ نومشق کی مشقی کی طرح سوسو بار
دھووے مستوں کے سیہ نامہ کو ابرِ رحمت

(۱۰۶) کہے یہ رند کہ او زہد فروش آگ نہ پھانک
مانگے گر بادۂ نوزہد کہن کی قیمت

(۱۰۷) قل ہوا زہد کا قلیا ہوئی زاہد کی تمام
سنتے ہی قلقلِ مینائے شرابِ عشرت

(۱۰۸) اس قدر سازِ طرب ساز کی آواز بلند
چھیڑیں گر تار کھرج کا تو ہو پیدا دھیوت

(۱۰۹) نغمہ بر لب کہیں مطرب پسر زہرہ جبیں
جام در دست کہیں مغبچۂ مہ طلعت

(۱۱۰) لے کے انگڑائی کہیں ہنسنے لگی رام کلی
اٹھی ملتی ہوئی آنکھوں کو کہیں اپنی للت

(۱۱۱) چشم سرمست مۓ نازیں کا جل پھیلا
لب میگوں پہ مسی کی پڑی پھیکی رنگت

(۱۱۲) بے نمک آیا نظر حسن مہ و انجم و چرخ
ہو گیا زرد رخِ شمع و چراغِ خلوت

(۱۱۳) چونکی مرغِ سحری عرش سے آواز خروش
ہو گئی خواب کو آوازۂ کوسِ رحلت

(۱۱۴) باغ عالم میں ہیں مرغان اولی اجنحہ تک
مثل مرغانِ سحر نغمہ طرازِ عشرت

(۱۱۵) دی ہے مسجد میں مؤذن نے اذاں بہر نماز
باوضو ہو کے نمازی نے ہے باندھی نیت

(۱۱۶) ہوئی بت خانہ سے ناقوس کی پیدا آواز
چلے جمنا کو برہمن کوئی لے کے مورت

(۱۱۷) اٹھے میخوار صبوحی کے لئے لے کے سبو
کہ عداوت ہے اگر کیجئے ترکِ عادت

(۱۱۸) اک طرف سے ہوئی گھڑیال کی آواز بلند
ایک جانب سے لگی آنے صدائے نوبت

(۱۱۹) سحر عید ہے کہ عید کا سامانِ نشاط
روزِ شادی کی ہے آمد شبِ غم کی رخصت

(۱۲۰) آج وہ دن ہے کہ آغوش ہیں لے کر تجھ کو
کہے طوبیٰ لک ہر شاہد طوبیٰ قامت

(۱۲۱) اب ہیں بیدار ترے بخت مددگار نصیب
اب قوی ہیں ترے طالع تری یاور قسمت

(۱۲۲) فکر کر تہنیتِ عید کا اس شاہ کی تو
دور میں جس کے ہے ہر صبح صباحِ دولت

(۱۲۳) وہ شہنشاہ بہادر شہِ کسریٰ انصاف
خسروِ جم خدم و داورِ دارا حشمت

(۱۲۴) قوتِ ملت و دیں قامعِ کفر و الحاد
حامی شرعِ نبی ماحی شرک و بدعت

(۱۲۵) حکم شرعی سے کرے سلب وہ سب جذبہ شوق
مردِ مجذوب سے گر ترک ہو سترِ عورت

(۱۲۶) کون اس کا نہیں وصّافِ صفاتِ نیکو
کون اس کا نہیں سرگرم ثنائے مدحت

سنتے ہی میں نے بھی وہ مطلعِ روشن لکھا
(۱۲۷) مطلعِ صبح کو ہو سامنے جس کے خجلت

مطلع

مصحفِ رخ ترا اے سایۂ ربّ العزت
(۱۲۸) کھول دے معنی اتممت علیکم نعمت

(۱۲۹) تیرا دروازۂ دولت ہے مقامِ امید
تیرا دیوانِ عدالت ہے محلِ عبرت

(۱۳۰) تیرا احسان بہارِ چمنِ صد رونق
تیری نیت چمن آرائے ہزار امنیت

(۱۳۱) تیرے عشرت کدہ میں بار کسے غیر نشاط
تیرے خلوت کدہ میں دخل کسے جز طاعت

(۱۳۲) صفحۂ علم پہ برجیس سے تو ہم زانو
حجلۂ عیش میں ناہید سے تو ہم صحبت

(۱۳۳) ماہِ نو ایک فلک پر ترے نو بردوں میں
نو فلک نوکروں میں تیرے قدیم الخدمت

(۱۳۴) کیسۂ گوہر انجم ترا صرفِ انعام
طاقۂ اطلس گردوں تیرا وقفِ خلعت

(۱۳۵) نیت نیک تری آئینۂ حسنِ عمل
عمل خیر ترا جلوۂ حسنِ نیت

(۱۳۶) ذہن عالی ہے ترا طائرِ شاخِ سدرہ
طبعِ رنگیں تری گلچین ریاضِ جنت

(۱۳۷) تیرا افضال جہاں کے لئے برہانِ کرم
تیرا اکرام زمانہ کو دلیلِ رحمت

(۱۳۸) علم ظاہر سے ہے یکساں تجھے دور و نزدیک
نور باطن سے برابر ہے حضور و غیبت

(۱۳۹) ذہن صافی ہے ترا پردہ درِ معنیٔ غیب
موشگافی ہے تری کوہ شگافِ دقت

(۱۴۰) عقل میں شمس ہے تو علم میں کانِ گوہر
فضل میں کعبہ ہے تو حلم میں کوہِ رحمت

(۱۴۱) تیری تدبیر پہ از دفترِ ہوش و فرہنگ
تیری شمشیر پہ از جوہرِ فتح و نصرت

(۱۴۲) دعوتِ صدق پہ لائے تری ایماں تصدیق
دستِ ہمت پہ کرے تیرے سخاوت بیعت

(۱۴۳) تجھ سے راضی ہے خدا اور خدا کا محبوب
تیرا حامی ہے نبیؐ اور نبیؐ کی عترت

(۱۴۴) عزم کو ہے ترے ہر عزم میں عزمِ بالجزم
قصد کو ہے ترے ہر قصد میں قصدِ سبقت

(۱۴۵) قوتِ روحِ ملائک چمنِ قدس میں ہو
ذاتِ قدسی کا تری عطرِ قبائے عفت

(۱۴۶) کیا اللہ نے جب تجھ سا ولیٔ نعمت خلق
کیوں کہ واجب نہ خلائق پہ ہو شکرِ نعمت

(۱۴۷) نطقِ شیریں سے تری عام حلاوت ہو اگر
ثمرِ تلخ ہو حنظل کا سبوئے شربت۔

(۱۴۸) شوکتِ عقرب جرّارہ کے مانند رہے
دلِ حاسد میں خلش گر ترا رشکِ شوکت

(۱۴۹) روشِ شیشہ ہر اک سنگ ہو ریزہ ریزہ
پڑے البرز پہ گر گرز کی تیرے ضربت

(۱۵۰) سر کشفِ دار چھپاتا ہے فلک زیرِ سپر
کیا غضب ہے تری شمشیرِ غضب کی ہیبت

(۱۵۱) آئے طوفان جو ترے قہر کا طغیانی پر
کشتیِ نوح بھی اعدا کو ہو گرداب صفت

(۱۵۲) وہ تری تیغ کی برّش ہے کہ سایہ جس کا
کردے ایک دم میں ہیولے سے مفارق صورت

(۱۵۳) تیرا بدخواہ رہے حرز سے یاں تک محروم
دے نہ تعویز اسے تا بہ نشانِ تربت

(۱۵۴) آسیا وار پھرے کیوں نہ فلک گردِ زمیں
تیرے توسن کی جو کاوے کی اڑا جائے پھرت

(۱۵۵) کیا ترے فیل کے اوصاف لکھوں میں کہ وہ ہے
ابر رفتار جبل پیکر د گردوں رفعت

(۱۵۶) اس کی خرطوم ہے گر طرۂ لیلیٰ کی مثال
تو ہیں دندانِ صفا ساعد سلمیٰ کی صفت

(۱۵۷) کیا عجب گر ہو تپِ لرزۂ ہیبت سے تری
نبض کی طرح رگِ سنگ میں پیدا سرعت

(۱۵۸) آب بارانِ کرم تیرا ہے وہ شربتِ خضر
برسے لالہ پہ تو افیون میں نہ ہو سمیّت

(۱۵۹) عدل کے لفظ کو دیتا نہیں نقطہ کوئی
عدل سے جو تیرے موقوف ہے رسم رشوت

(۱۶۰) عہد میں تیرے عجب کیا سر داغ دلِ شمع
شعلہ میں مرہم کافور کی ہو خاصیت

(۱۶۱) پنجۂ گربۂ سرنچیۂ موش و کنجشک
ہے حمایت سے تری دایہ کا دستِ شفقت

(۱۶۲) دورِ انصاف میں گر تیرے ہو کشتہ سیماب
تو بلاشبہ پڑے دینی مہوس کو دیت

(۱۶۳) دیا اللہ نے وہ قلب مصفا تجھ کو
اے شہنشاہِ صفا ذہن و سراپا صفوت

(۱۶۴) فرد تفصیل ہوا ہے رخِ حاجت مند
عرض حاجت کی نہیں سامنے تیرے حاجت

(۱۶۵) عید کو دیکھ ترے ساتھ خلائق کا ہجوم
کہے عارف کہ یہ کثرت میں ہے ظاہر وحدت

(۱۶۶) لکھے گر خامہ ترا وصفِ شمیم اخلاق
تو ہر اک نقطہ ہو اک نافۂ مشک تبت

(۱۶۷) منتہی ہوں نہ کبھو تیرے صفات نیکو
گر بیاں کیجئے تا حشر صفت بعد صفت

(۱۶۸) ذوقؔ کرتا ہے دعائیہ پر اب ختم سخن
کہ زباں کو ہے نہ یارا نہ قلم کو طاقت

(۱۶۹) عید ہر سال مبارک ہو تجھے عالم میں
باشکوہ و حشم و جاہ بعمر و صحت

(۱۷۰) خیر خواہوں کے ترے چہرے پہ ہو رنگ نشاط
اور بدخواہوں کے رخسار پہ اشک حسرت

قصیدہ نمبر ۳

یہ قصیدہ بھی بادشاہ کے غسل صحت کے موقع پر لکھا گیا تھا۔

(۱) زہے نشاط اگر کیجئے اسے تحریر
عیاں ہو خامہ سے تحریرِ نغمہ جائے صریر

(۲) زباں سے ذکر اگر چھیڑیئے تو پیدا ہو
نفس کے تار سے آواز خوشتر از بم و زیر

(۳) ہوا یہ باغِ جہاں میں شگفتگی کا جوش
کلیدِ قفلِ دلِ تنگ و خاطرِ دلگیر

(۴) کرے ہے وا لبِ غنچہ در ہزار سخن
چمن میں موجِ تبسم سے کھول کر زنجیر

(۵) کچھ انبساطِ ہوائے چمن سے دور نہیں
جو وا ہو غنچۂ منقارِ بلبلِ تصویر

(۶) قفس میں بیضہ کے بھی شوقِ نغمہ سنجی سے
عجب نہیں کہ ہو مرغِ چمن بنالہ صفیر

(۷) اثر سے بادِ بہاری کے لہلہاتے ہیں
زمیں پہ ہمسرِ سنبل ہے موجِ نقشِ حصیر

(۸) نکل کے سنگ سے گر ہو شرارہ تخم فشاں
تو سبز فیضِ ہوا سے ہو وہ برنگِ شعیر

(۹) زمیں پہ گرتے ہی لے آئے دانہ برگ و ثمر
جو ٹوٹے ہاتھ سے زاہد کے سبحۂ تزویر

(۱۰) ہوا پہ دوڑتا ہے اس طرح سے ابرِ سیاہ
کہ جیسے جائے کوئی پیلِ مست بے زنجیر

(۱۱) نہ خارِ دشت ہے نرمی میں خواب مخمل ہے
ہر ایک تارِ رگِ سنگ بھی ہے تارِ حریر

(۱۲) ہوا میں ہے یہ طراوت کہ دودِ گلخن بھی
برستا اٹھتا ہے آتش سے مثلِ ابرِ مطیر

(۱۳) یہ آیا جوش میں بارانِ رحمتِ باری
کہ سنگ سنگ میں سنگِ یدہ کی ہے تاثیر

(۱۴) ہر ایک خار ہے گل ہر گل ایک ساغرِ عیش
ہر ایک دشت چمن ہر چمن بہشت نظیر

(۱۵) ہر ایک قطرۂ شبنم گہر کی طرح خوش آب
ہر ایک گہر گہرِ شب چراغ بر تنویر

(۱۶) کرے ہے صبح شکر خندہ اس مزے کے ساتھ
کہ جس طرح ہم آموختہ ہو شکر و شیر

(۱۷) سنوارتی ہے جو شام اپنی زلفِ مشکیں کو
سوادِ مشک ختن پر ہے لاکھ آہو گیر

(۱۸) نہالِ شمع سے ہر شب چنے ہے گل نشتو
بہارِ عیش میں گلچیں کی طرح سے گلگیر

(۱۹) ہنسے چراغ تو ایسی ہنسی میں پھول جھڑیں
حیا سے رنگِ گلِ آفتاب ہو تغئیر

(۲۰) رہے۔ہے چرخ پہ ہر صبح جوں صبوحی کش
باین درازئی ریش آفتابِ ساغر گیر

(۲۱) عجب، نہیں ہے کہ آرائشِ زمانہ سے
حنائی پنجہ ہو تاک و چنار و بید انجیر

(۲۲) چمن میں ہے یہ درخت اِن سبز پر جو بن
کہ زہر کھاتے ہیں سبزانِ خطۂ کشمیر

نہ کیوں کہ دیکھ کے گلشن کو یہ پڑھوں مطلع
(۲۳) کہ آتی ہے نظر اک قدرت خدائے قدیر

مطلع

ظہورِ نرگس وگل جلوۂ سمیع و بصیر
(۲۴) نسیم نکہتِ گل اطہر ولطیف و خبیر

(۲۵) شمیمِ عیش سے ہے یہ زمانہ عطر آگیں
کہ قرصِ عنبر اگر ہے زمیں تو گرد عبیر

(۲۶) حمل سے حوت تلک جا بجا ہیں تصویریں
بنا ہے عالمِ بالا بھی عالمِ تصویر

(۲۷) جہاتِ ستہ سے بزم جہاں ہے وسعت خواہ
کہ ہے ہجومِ نشاط و سرورِ جمِ غفیر

(۲۸) زمانہ دشمنِ عشرت کا اس قدر قاتل
مہ صیام کو دیکھے نہ کوئی بے شمشیر

(۲۹) ہوا ہے مدرسہ یہ بزم گاہِ عیش و نشاط
کہ شمسِ بازغہ کی جا پڑھیں ہیں بدرِ منیر

(۳۰) اگر پیالہ ہے صغریٰ تو ہے سبو کبریٰ
نتیجہ یہ ہے کہ سرمست ہیں صغیر و کبیر

(۳۱) زمینِ میکدہ یہ خندۂ نشاط انگیز
کہ لائے مے سے ہو دیوارِ قہقہا تعمیر

(۳۲) دیا ہے رنج کو دھو تیرے غسل صحت نے
ضمیرِ خلق سے اے بادشاہِ پاک ضمیر

(۳۳) عجب نہیں یہ ہوا سے کہ مثلِ نبضِ صحیح
کرے اگر حرکت موجِ چشمۂ تصویر

(۳۴) شہنشہا ترے یمنِ شفائے کامل سے
جو لاعلاج مرض تھے وہ ہیں علاج پذیر

(۳۵) کہ چوب گل کو اگر ماریں بیدِ مجنوں پر
تو صورت بشر ہوشمند خوش تقریر

(۳۶) اشارہ فہم ہو ایسا کہ وہ بیان کرے
زبانِ برگ سے گونگوں کے خواب کی تعبیر

(۳۷) جو میل کحل بصارت ہو کلک خط غبار
تو چشم دائرۂ عین بھی ہو چشم بصیر

(۳۸) نہ موجِ مے کو ہو پیچش نہ شیشۂ مے ہچکی
گئی جہاں سے یہ بیماری فواق و زحیر

(۳۹) نہ برق کو تپ لرزہ نہ ابر کو ہو زکام
نہ آب میں ہو رطوبت نہ خاک میں تبخیر

(۴۰) بدل گئی ہے حلاوت سے تلخی دارو
شرابِ تلخ بھی ہو میکشوں کو شکر و شیر

(۴۱) قوی ہے قوتِ تاثیر سے دوائے طبیب
غنی قبول کی دولت سے ہے دعائے فقیر

ق

(۴۲) شکست دل کو ترے یمن تندرستی سے
کرے درست اگر مومیائی تدبیر

(۴۳) تو موئے کاسۂ چینی کو چارہ سازِ قضا
نکالے کاسۂ چینی سے مثل موئے خمیر

(۴۴) کھجائے سر جو کبھی مفسدانِ سرکش کا
علاجِ خارشِ سر ہو بناخنِ شمشیر

(۴۵) بنا ہے نقشِ شفاخانۂ ہزار شفا
ہر ایک خانۂ تعویذ صاحبِ تکسیر

(۴۶) ہر ایک اسم عزیمت میں اسم اعظم ہے
ہر ایک نسخۂ شفا میں ہے نسخۂ اکسیر

(۴۷) رہا نہ کوئی گرفتار رنج عالم میں
چھٹے جو تیرے تصدق میں مجرمان اسیر

(۴۸) شہا ہے دم سے ترے زندگانیٔ عالم
یہ تیرا دم ہے وہ اعجاز عیسوی تاثیر

(۴۹) مثال خضر تو اے رہنمائے ملت و دیں
جہاں میں پیر ہو پر ہو کرامتوں سے پیر

(۵۰) تو وہ ہے حامی دنیا و دیں زمانہ میں
کہ تجھ سے زیب ہے دنیا کو دین کو توقیر

(۵۱) کیا شہان سلف نے مسخر ایک جہاں
کئے ہیں تو نے شہنشاہ دو جہاں تسخیر

(۵۲) سحر سے شام تلک زر فشاں ہے پنجۂ مہر
نثار کرتا ہے ہر روز ایک گنج خطیر

(۵۳) فلک پہ کرتا ہے ہر شب ادا جو سجدۂ شکر
نشانِ سجدہ ہے زیبِ جبین ماہِ منیر

(۵۴) یہ روزِ بہ سے ترے ہے جوان جہان کہن
کہے نہ کوئی دوشنبہ کو بھی جہاں میں پیر

(۵۵) حیات بخشِ جہاں تیرا مژدۂ صحت
جو بخشے خلق کو عمر طویل و عیشِ کثیر

(۵۶) ہزاروں سال سرِ ہر صدی نکال کر دانت
ہنسیں اجل پہ جوانوں کی طرح مردم پیر

(۵۷) جہاں کو یوں تری صحت کے ساتھ ہو صحت
صحیح جیسے کہ قرآن ہو مع تفسیر

(۵۸) یہ وہ خوشی ہے کہ فربہ ہوں جس سے روز بروز
ہلال بست و نہم کی طرح بدن کے حقیر

(۵۹) پڑھوں ثنا میں تری اب وہ مطلع روشن
کہ جس کا مطلعِ خورشید بھی نہ ہووے نظیر

مطلع

(۶۰) شہنشہا وہ تری روشنئ رائے منیر
عقول عشرہ کے انوار جس کے عشرِ عشیر

(۶۱) جو ہو نہ تابع امرِ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ
تو عقلِ کل کو کرے تو نہ ہرگز اپنا مشیر

(۶۲) جو ہیں نکات و معانی بشر کے فہم سے دور
وہ تیرے ذہن میں موجود سب قلیل و کثیر

(۶۳) اگر ہے سہو کو کچھ دخل حافظ میں تو یہ
نہ اپنا یاد ہے احسان نہ اور کی تقصیر

(۶۴) حیا ہے گر متعلق تری نگاہ کے ساتھ
تو ہے ضمیر کی جانب تری صفا کی ضمیر

(۶۵) تیرا تو سیئہ بھی ہے یوں ہی داخل حسنات
کہ جیسے صحبت اصحابِ کہف میں قطمیر

(۶۶) کرے ہے سلب تغیر کو ذاتِ حادث سے
زمانہ عدل سے تیری یہ اعتدال پذیر

(۶۷) مجال کیا کہ ترے عہد میں شررکی طرح
اٹھائیں سر کو شرارت سے سرکشانِ شریر

(۶۸) ہوا ہیں آکے جو کرتا ہے سرکشی شعلہ
تو چٹکیاں دلِ آتش میں لے ہے آتشگیر

(۶۹) ترے نسق سے جو بالکل رہی نہ خون ریزی
لڑائیوں میں کہیں پھوٹتی نہیں نکسیر

(۷۰) جو پہنچے بت کدہ میں تیرا شورِ دینداری
بلند نالۂ ناقوس سے بھی ہو تکبیر

(۷۱) کیا یہ کفر کو اسلام نے ترے معدوم
کہ کوئی زلفِ بتاں پر نہ کر سکے تکفیر

(۷۲) جہاں میں چشمِ سیہ مستِ یار کا ہو یہ رنگ
جو میکشوں کو ترا احتساب دے تعزیر

(۷۳) پڑے گلے میں رسن خطِ سرمہ سے اس کے
رہے مدام وہ گردش میں از پئے تشہیر

(۷۴) وہ برق قہرِ خدا تیری تیغِ آتش دم
کہ جس کی آنچ ترے دشمنوں کو نارِ سعیر

(۷۵) جو ہے خدنگ کا تیرے نشانہ چشمِ حسود
تو ہے تفنگ کا تیرے دلِ عدو نخچیر

(۷۶) ترے نہیب سے ہوں شکل فلس ماہی الگ
کرے نہ حلقۂ جوہر رفاقتِ شمشیر

(۷۷) جو تیر نکلے کماں سے تری وہ ہو جاوے
طلب میں جانِ عدو کی رواں قضا کا سفیر

(۷۸) ترے ہے خامۂ طغرا نگار میں یہ زور
جو کھینچے اک روشِ خط منحنی وہ لکیر

(۷۹) قواس سے ایسی ہوں اشکال ہندسی پیدا
مٹا دے دیکھ کے اقلیدس اپنی سب تحریر

(۸۰) وہ روشنی ترے خط میں کہ ابن مقلہ اگر
لگائے آنکھوں سے سرمہ کی جا تری تحریر

(۸۱) تو ہو یہ نورِ بصارت کہ پڑھ لے حرف بحرف
جو ہو وے لوح جبیں پر نوشتۂ تقدیر

(۸۲) رقم میں گر ترے اوصاف کے قصور کرے
زبانِ خامہ عطارد کی ناک میں دے تیر

(۸۳) ترا سمند ہے کہ وہ تیز رو کہ وقت حرام
نظر ہو دیدۂ زرقا کی بھی نہ اس کا نظیر

(۸۴) کہ سیر گاہ ہے اس کی تو راہِ یک روزہ
اور اس کا شرق سے تا غرب عرصہ گاہ مسیر

(۸۵) ترے جو فیل کی تعریف خسروا لکھوں
کروں حکایت شیرین و کوہ کن تحریر

(۸۶) کہ فیل کوہ کجک تیشہ فیلباں فرہاد
وہ دونوں دانت صفا ایک ایک جوئے شیر

(۸۷) چلے نہ اشرفی آفتابِ عالم میں
خطِ شعاع سے اس پر جو یہ نہ ہو تحریر

(۸۸) ابو ظفر شہِ والا گہر بہادر شہ
سراجِ دینِ نبی سایۂ خدائے قدیر

(۸۹) شہِ بلند نگہ شہریار والا جاہ
خدیو مہر کلہ خسرو سپہر سریر

(۹۰) جہاں مسخر و عالم مطیع و خلق مطاع
فلک مؤید و اختر معین و بخت بصیر

(۹۱) زمیں ہو سبز جو تیرے سحاب بخشش سے
تو بوٹی بوٹی سے ہر خاک کے بنے اکسیر

(۹۲) بچشمِ مہر اگر تیرا نیر اقبال
کرے نگاہِ سر آب جو و آبِ غدیر

(۹۳) تو فلس فلس سے ہو ماہیوں کی وقتِ شکار
نگینِ دستِ سلیماں بدستِ ماہی گیر

(۹۴) نہ ہے ثنا کے لئے تیرے اختتام و تمام
نہ ہے دعا کے لئے تیری انتہا و اخیر

(۹۵) مگر یہ ذوقِ ثنا سنج مدح خواں تیرا
غلامِ پیرِ کہن سال ایک فقیر حقیر

(۹۶) کرے ہے دل سے دعا یہ سدا فقیرانہ
سنا ہے جب سے کہ رحم خدا دعائے فقیر

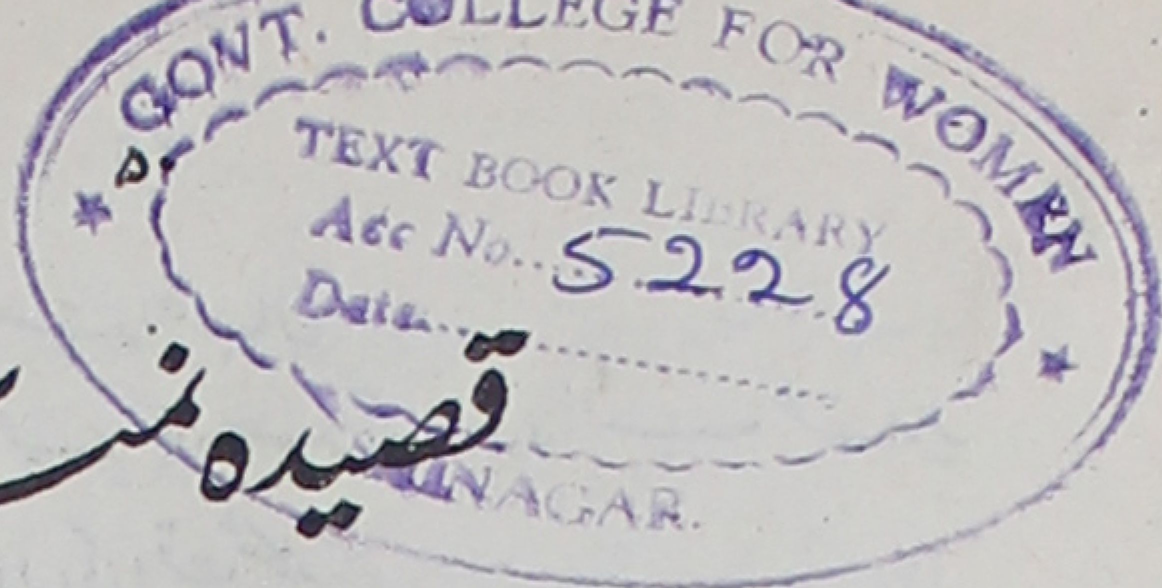
(۹۷) الٰہی آب پہ تا ہو زمین زمیں کو ثبات
زمیں پہ تا ہو فلک اور فلک کو ہو تدویر

(۹۸) فلک پہ چھوڑے نہ تا دامنِ مسیح حیات
زمیں پہ خضر کی تا ہو فنا نہ دامن گیر

(۹۹) عطا کرے تجھے عالم میں حیّ قادرِ قیوم
بجاہ و دولت و اقبال و عزّت و توقیر

(۱۰۰) تنِ قوی و مزاجِ صحیح و عمرِ طویل
سپاہ وافر و ملک وسیع و گنج خطیر

۴
ذوق



قصیدہ نمبر ۴

در مدح ابو ظفر بہادر شاہ

(۱) ہیں مری آنکھ میں اشکوں کے تماشا گوہر
اک گھر دیکھوں تو ہوں کتنے ہی پیدا گوہر

(۲) نظرِ خلق سے چھپ سکتے نہیں اہلِ صفا
تہِ دریا سے چمک کر نکل آیا گوہر

(۳) رزق تو درخورِ خواہش ہے پہنچتا سب کو
مرغ کو دانہ ملا ہنس نے پایا گوہر

(۴) پاک دنیا سے ہیں دُنیا میں ہیں گو پاک سرشت
غرق ہے آب میں پر تر نہیں اصلا گوہر

(۵) ہے دلِ صاف کو عزلت میں بھی گرد سے غبار
گرد آلود یتیمی ہوا تنہا گوہر

(۶) کور باطن کو ہو کیا جوہرِ دانش کی شناخت
کہ پرکھتا نہیں جز دیدۂ بینا گوہر

(۷) غیر پر مایہ نہ کم مایہ سے ہو ضبط ہوس
بہہ گیا ژالہ ہوا لگ کے نہ پگلا گوہر

(۸) جوہرِ خوب کو درکار ہے آرائشِ خوب
خوب تو آب کی خوبی سے ہم ٹھہرا گوہر

(۹) سرکشی کرتے ہیں بے مغز نہ پرمغز وقار
جز حباب آب سے سر کھینچے نہ بالا گوہر

(۱۰) ربط ناچیز سے کرتے ہیں کوئی پاک نہاد
ہو نہ ہم صحبت تارِ رگ خارا گوہر

(۱۱) دل خراشں اور ہے طاقت وہ دل ہے کچھ اور
کہ نہ گوہر کبھی ہیرا ہو نہ ہیرا گوہر

(۱۲) فیض کو عالمِ بالا کی ہے شرطِ استعداد
قطرہ یک جا ہے طب شیر ہے یک جا گوہر

(۱۳) صدق اور کذب پہ ہر نکتہ کی ہے شرطِ نظر
کور کیا جانے یہ سچا ہے کہ جھوٹا گوہر

(۱۴) صاف باطن کی ہو جب قدر کہ ظاہر ہو درست
مول بھی ٹوٹ گیا صاف جو ٹوٹا گوہر

(۱۵) ہوتی غربت میں اگر قدر نہ خوش جوہر کی
تو کبھی کان سے باہر نہ نکلتا گوہر

(۱۶) خلشِ خارِ جنوں سے ہے پروتا کیا کیا
ہر قدم پہ قدم آبلہ فرسا گوہر

(۱۷) دل عاشق میں کرے کیوں کہ نہ آنسو سوراخ
اسی الماس سے جاتا ہے یہ بیندھا گوہر

(۱۸) ذوق موقوف کر اندازِ غزل خوانی کو
ڈھونڈ اس بحر میں اب تو کوئی اچھا گوہر

(۱۹) غوطہ دریائے سخن میں ہے لگانا بہتر
آگے تقدیر سے خرمہرہ ملے یا گوہر

(۲۰) اثرِ مدح سے اس خسروِ دریادل کے
گر سخن قابلِ گوشِ دلِ دانا گوہر

(۲۱) وہ بہادر شہِ غازی کو برنگِ نیساں
روز برسائے ہے ابرِ کرم اس کا گوہر

(۲۲) جشن سے اس کے ہے اک فیض کا دریا جاری
بہتے پھرتے ہیں برنگِ کفِ دریا گوہر

(۲۳) زیور آرا ہو اگر آج چمن میں گل و سرو
بیضۂ قمری و بلبل ہو عجب کیا گوہر

(۲۴) پہنچے گر گوشِ صدف تک یہ نویدِ عشرت
اتنا بالیدہ بخود ہو کہ ہو مینا گوہر

(۲۵) کہتا ہے قطرۂ نیساں بھی کہ اس دور میں کاش
ہوتا میں دانۂ انگور نہ ہوتا گوہر

(۲۶) جدول آب میں کثرت سے حبابوں کے بھبے
مانگ میں مثل بت خویشتن آرا گوہر

(۲۷) ٹوٹتا ہے کشمکشِ عیش سے جو صبح کا ہار
بکھرے شبنم سے ہیں گلزار میں کیا کیا گوہر

(۲۸) گلِ بشگفتہ میں یہ قطرۂ باراں سے بہار
بھر دیئے درج یاقوت میں گویا گوہر

(۲۹) موجِ گوہر میں بھی ہے طرزِ تبسم پیدا
کوئی دم میں روشِ غنچہ ہنسے گا گوہر

(۳۰) رخِ گلرنگ پہ ساقی کے عرق کا قطرہ
کیا تماشا ہے کہ بن جائے ہے مونگا گوہر

(۳۱) قطرۂ آب لطافت سے ہے ٹپکا پڑتا
گوشِ خوبانِ سمنبر میں مصفّا گوہر

مدح حاضر ہیں کروں میں کوئی مطلع تحریر
(۳۲) آج ہی خامہ مرا منہ سے اگلتا گوہر

مطلع

آج وہ دن ہے کہ اے خسروِ والا گوہر
(۳۳) کوہ دبے نظر تجھے لعل تو دریا گوہر

(۳۴) بحر و بر میں ہے شہا تیری مہیائے نثار
سیم سے زر تلک اور لعل سے لے تا گوہر

(۳۵) ہو ترے فیض قدم سے جو زمیں گوہر خیز
ہو نصیب صدف نقش کف پا گوہر

(۳۶) مشتری کہتے ہیں جس کو وہ اٹھالایا چرخ
ٹوٹ کر جو تیرے سمرن سے گرا تھا گوہر

(۳۷) صبح اقبال سعادت کا ستارہ چمکا
جو ترا طرۂ دستار کا چمکا گوہر

(۳۸) تیرے آویزۂ بزیج کا اے قبلۂ خلق
صاف قندیل در مسجد اقصا گوہر

(۳۹) حلب خلق میں ہے سینہ ترا آئینہ
عدن علم میں ہے قلب مصفّا گوہر

(۴۰) پرورش دیوے چمن کو جو ترا ابر کرم
موتیا میں عوض غنچہ ہو پیدا گوہر

(۴۱) ماہ گہنے کے لئے ہے نہ کہ گہنے کے لئے
تیرے کنٹھے کا کہوں کیا اسے زیبا گوہر

(۴۲) دُر فشانی سے تری اتنے گہر ہیں ارزاں
لکھتے ہیں نسخۂ مفلس میں اطبا گوہر

(۴۳) عکس سے نیر اقبال کے دریا میں ترے
اے محیط کرم دجود کے یکتا گوہر

ق

(۴۴) آب گوہر ہو تہِ آب یہ اعجاز نما

کفِ دریا کو بنائے یدِ بیضا گوہر

(۴۵) کوہ کا زہرہ کرے آب تری ہیبتِ عدل

گریہ سن پائے کہیں سنگ نے توڑا گوہر

(۴۶) طبعِ نازک پہ تری بارِ گہر ہو جو گراں

پوستِ بیضۂ ماہی سے ہو ہلکا گوہر

(۴۷) آبِ دریائے کرم سے جو ہو تیرے سیراب

ابر مردہ سے برسنے لگیں کیا کیا گوہر

(۴۸) آج محفل میں تری وہ گہر افشانی ہے

لگن شمع میں ہیں آنسوؤں کی جا گوہر

(۴۹) دستِ فراش میں جاروب ہے ریشِ فرعون

فرش پر تیلیوں میں الجھے جو صدہا گوہر

(۵۰) تیرے دورانِ حفاظت میں کہاں رنج و گزند

حق میں بیمار کے بتخالہ ہے لب کا گوہر

(۵۱) افعی زلف کے کاٹے کو ہے جوں مہرۂ مار

گوشِ خوبانِ سمنبر میں مصفا گوہر

(۵۲) سینہ صافی کا تری ایک ہے نقشہ دریا

دلِ روشن کا ترے ایک نمونہ گوہر

(۵۳) فقرۂ خنک ترا ایسا برنگِ شفاف
روبرو جس کی صفائی کے ہو میلا گوہر

(۵۴) غرق دریائے جواہر میں ہے وہ کوہِ گراں
گلِ ہیں مہندی کے جھڑاں لعل پسینا گوہر

(۵۵) پیل تیرا ہے بلندی میں فلک سے افزوں
جھول میں جس کے ہیں انجم سے زیادہ گوہر

(۵۶) لے کے خُرطوم میں جو آب ہو وہ قطرہ فشاں
دیوے جوں ابرِ بہاراں ابھی برسا گوہر

(۵۷) ہے ترے قطرۂ پیکاں سے دمِ بارش تیر
جگرِ چاکِ عدو میں صدف آسا گوہر

(۵۸) تیرا نیزہ ہے وہ طائر عوض دانہ کے
مہرۂ پشت سے دشمن کے ہے چنتا گوہر

(۵۹) شعلۂ برقِ غضب سے ترے شاہاتہ آب
مثل مریخ ہر اک سرخ ستارہ گوہر

(۶۰) مہر داروں میں ہے دربار کے گر نام عقیق
آبداروں میں ہے سرکار کے ادنیٰ گوہر

(۶۱) گرجے گردوں کی طرح سے وہ باآوازِ مہیب
جوہری جس کو کہ بتلائے ہے گرجا گوہر

(۶۲) ہو تری کلکِ کرم جب کہ شہا گوہر بار
جیبِ محتاج کے دامن میں ہو نقطہ گوہر

(۶۳) نقطۂ قافِ قلم سے جو ہو تیرے ہمسر
قاف تک قاف سے ہو بیضۂ عنقا گوہر

(۶۴) سینہ صافی سے تری ہووے صفا ایسی عام
دلِ کافر میں بھی ہو خالِ سویدا گوہر

(۶۵) ہو جو روشنگرِ عالم ترا نورِ دانش
موے چینی میں پرویا کرے اعمیٰ گوہر

(۶۶) خسروا میں جو کہوں سب ترے اوصاف تکو
تو سدا موںھ سے مرے پھول جھڑیں یا گوہر

(۶۷) ذوقؔ کرتا ہے دعائیہ پر اب ختمِ سخن
تا کہ ہو سنگ سے لعل آب سے پیدا گوہر

(۶۸) تار ہے پنجۂ خورشید پہ ہر روز طلا
تا گرہ میں رکھے شب عقدِ ثریا گوہر

(۶۹) دانۂ انجم گردوں سے پروئے جب تک
رشتۂ کاہ کشاں میں شبِ یلدا گوہر

(۷۰) جب تلک جوشِ بہاراں سے ہوائے دمِ صبح
ٹانکے شبنم سے سرِ دامنِ صحرا گوہر

(۷۱) ہر برس جشن ترا تجھ کو مبارک ہووے

برسیں نیسانِ کرم سے ترے شاہا گوہر

(۷۲) دوستوں کو ہو ترے گنجِ گہر روز نصیب

ہو نہ جز اشک بسرِ دامنِ اعدا گوہر

قصیدہ نمبر ۵

یہ قصیدہ ذوقؔ نے بہادر شاہ ظفرؔ کی تخت نشینی کی تقریب کے لئے کہا تھا۔

(۱) ہے آج جو یوں خوشنما نورِ سحر رنگِ شفق

پرتو ہے کس خورشید کا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲) یہ جوش نسرین و سمن یہ لالہ و گل کا چمن

گلشن میں گویا چھا گیا نورِ سحر رنگِ شفق

(۳) ہر سروِ قد غنچہ دہن زیبِ چمن شانِ چمن

ہر سیمبر گلگوں قبا نورِ سحر رنگِ شفق

(۴) افشاں جبیں پر سر بسر مہتاب و انجم جلوہ گر

اور گورے ہاتھوں میں حنا نورِ سحر رنگِ شفق

(۵) لب پر تبسم ہے کہ ہے جوش بہار و موجِ گل

دندانِ پا نخوردہ ہیں یا نورِ سحر رنگِ شفق

(۶) ہر مجمعِ پیر و جواں ایک طرفہ مشرق ہو گیا
روشن دل و رنگیں ادا نورِ سحر رنگِ شفق

(۷) جامِ بلوریں میں ہے یوں عکس شراب لالہ گوں
ہو جیسے کیفیت فزا نورِ سحر رنگِ شفق

(۸) حسنِ گلِ مہتاب نے جوشِ گلِ سیراب نے
کیا باغ میں چمکا دیا نورِ سحر رنگِ شفق

(۹) دیکھے چمن میں برگِ گل آلودۂ شبنم جو کل
خجلت سے پانی ہو گیا نورِ سحر رنگِ شفق

(۱۰) ہے شوق کو بالیدگی ہے ربط کو چسپیدگی
کس رنگ ہوں مل کر جدا نورِ سحر رنگِ شفق

(۱۱) ساقی مئے عشرت سے بھر ساغر کہ ہے اس رنگ پر
آب و ہوا جائے فضا نورِ سحر رنگِ شفق

(۱۲) جشنِ بہادر شاہ ہے روزِ علو جاہ ہے
ہے اس لئے بہجت فزا نورِ سحر رنگِ شفق

(۱۳) وہ خسروِ روشن گہر جس کو خجل ہوں دیکھ کر
ماہ و ثریا و سہا نورِ سحر رنگِ شفق

(۱۴) اک صاف مطلع میں لکھوں اور وہ ثنا سے رنگ دوں
ہوں دیکھ کر غرقِ حیا نورِ سحر رنگِ شفق

مطلع

(۱۵)
روکش ہو تیرے رخ سے کیا نورِ سحر رنگِ شفق
ذرّہ ہے تیرے فیض کا نورِ سحر رنگِ شفق

(۱۶) اے آفتابِ عزوشاں تیری جبیں سے ہے عیاں
نورِ یقیں رنگِ حیا نورِ سحر رنگِ شفق

(۱۷) روشن بیانی سے تری رنگیں کلامی سے تری
شرمندہ ہوتا ہے سدا نورِ سحر رنگِ شفق

(۱۸) وہ سیمگوں ایواں ترا وہ سائباں رنگیں کھنچا
لیں وام اسب جس سے صفا نورِ سحر رنگِ شفق

(۱۹) فانوسِ شیشہ لعل گوں روشن تری محفل میں یوں
گویا کہ شیشہ میں بھرا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۰) انصاف نے تیرے شہا سیماب و آتش کو کیا
یوں جمع جیسے ایک جا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۱) تیری امان و حفظ سے ہو جائے حق میں شمع کے
نارِ خلیل آبِ بقا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۲) خورشید تجھ سے فیض کو پہنچے تو مشرق میں نہو
جز ذرّہ لعل بے بہا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۳) جس پر کہ تو ہووے غضب ہو اس کے حق میں کیا عجب
سیلِ فنا برقِ بلا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۴) شمشیر کی تیری چمک خونِ عدو سی یک بیک
دکھلائے ہے روزِ وغا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۵) پیکاں ترا الماس گوں منھ سرخ سوفاروں کریوں
گویا لگا کر پر اڑا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۶) جلوہ ہے تیری مہر کا شعلہ ہے تیرے قہر کا
ہے جس کو عالم جانتا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۷) اسپ حنا بستہ ترا وہ نقرہ خنگ بادپا
غیرت سے جس کی اڑ گیا نورِ سحر رنگِ شفق

(۲۸) اب ذوق کی ہے یہ دعا جب تک رہے شاہنشہا
خورشید و مہ ارض و سما نورِ سحر رنگِ شفق

ق

(۲۹) جب تک لباسِ دہر کو صابون اور شنجرف ہو
زینت دہِ صبح و مسا نورِ سحر رنگِ شفق

(۳۰) ہر جشن فرخ ہو تجھے اس طرح آب و تاب سے
ہوں تیرے محتاج ضیا نورِ سحر رنگِ شفق

(۳۱) شاہا زمانہ میں ہوتا با آبرو اور سرخ رو
ہو جلوہ گر مشرق سے تا نورِ سحر رنگِ شفق

(۳۲) دشمن کا تیرے منھ ہو فق اور خون سے دل ہوکے فق
دیکھے نہ وہ اس کے سوا نورِ سحر رنگِ شفق

قصیدہ نمبر ۶

در مدح ابو ظفر بہادر شاہ

(۱) لا ئا ئیر نگ سے ہے رنگ نئے چرخِ محیل
واہ بگڑا ہے کچھ اس خم میں عجب زنگ سے نیل

(۲) ڈر زمانہ سے وہ عیار ہے یہ ہوش ربا
لاکھ بے ہوشیوں سے جس کی بھری ہے زنبیل

(۳) ہے توکل کا احاطہ وہ عزیمت کا حصار
کہ بجز حفظِ خدا جس کی نہ خندق نہ فصیل

(۴) گم ہوں ظاہر کی خرابی سے صفاتِ اصلی
زنگ دیتا ہے چھپا جوہرِ شمشیر اصیل

(۵) پیشِ دشمن نہ گذر حق سے نہیں سانچ کو آنچ
بلکہ ہے آتشِ نمرود گلستانِ خلیل

(۶) ہوتے سیرت سے ہیں مردانِ دلاور ممتاز
ورنہ صورت میں تو کچھ کم نہیں شہباز سے چیل

(۷) نہیں بے قید علایق کسی عالم میں بزرگ
رسم تحریر میں بھی چھوٹے نہ زنجیر سے فیل

(۸) ہے تہِ خاک بھی قاروں کو سفر حشر تلک
نہیں تا تختِ ثریٰ منزلِ آرام بخیل

(۹) عید یک روز جہاں میں رمضاں ہے یک ماہ
بعد ہے کثرتِ تکلیف کے یاں عیشِ قلیل

(۱۰) کشتِ سبزِ فلکِ دوں سے نہ رکھ چشمِ ثمر
خوشۂ فیض سے بے بہرہ ہے یہ مزرعِ نیل

(۱۱) قابل انسان کی صحبت کے ہے انساں نہ ملک
بن گیا پیشِ نبی صورتِ وحیہ جبرئیلؑ

(۱۲) جتنا خورشید تپے اتنی ہی بارش ہو سوا
ہو وے کیوں کر تپشِ عشق نہ رحمت کی دلیل

(۱۳) عشق کھنچوائے ہے اک زار جفاکش سے بزور
بارِ صد کوہِ الم سب بے عمل جرِ ثقیل

(۱۴) سے لگے نہ چرخ کو گر نالۂ عاشق کی ہوا
دم میں اجزائے دخانی کی طرح ہوں تحلیل

(۱۵) شمع کشتہ کے لئے ہے دمِ عیسیٰ آتش
سوزشِ عشق سے زندہ ہوں محبت کے قتیل

(۱۶) معتبر ہے جو کرے نالۂ دل دردِ اظہار
نالہ ہے دل کی زباں دل ہے موکل یہ وکیل

(۱۷) دل کے ہے ایک ورق میں وہ حقیقت ساری
جس کا اجمال قضا اور قدر سے ہے تفصیل

(۱۸) جی میں ہے اور پڑھوں میں کوئی مطلع ایسا
گوہرِ مخزنِ معنی سے ہو جس کو تاویل

مطلع

(۱۹) کنج حیرت میں کروں علم خموشی تحصیل
یہ عجب مدرسہ ہے جس میں نہ ہے قال نہ قیل

(۲۰) درس توحید سے لوں ایک شفا کا نسخہ
بحث میں علت و معلول کے ہے عقل علیل

(۲۱) جلوہ افروزیِ یک بدرِ دجیٰ ہے اس کو
شمع فانوس سمجھ خواہ چراغِ قندیل

(۲۲) فکرِ بے ہودہ میں کس واسطے ہے تو پابند
کچھ نکال اپنے لئے ذوق نکلنے کی سبیل

ق

(۲۳) خوابِ غفلت سے ہو بیدار کہ آئی پیری
نہیں مہتاب یہ ہے روشنی صبح رحیل

(۲۴) عرصۂ عمر ہے وہ تار کھنچا اور ٹوٹا
کچھ اگر وقت معین کی طرف سے ہو نہ ڈھیل

(۲۵) وہی منزل ہے جہاں ٹھہرے حیاتِ گذراں
کہ پئے راہ فنا کوئی نہ فرسخ ہے نہ میل

(۲۶) مشقِ اندوہ سے اک روز نہیں تو بیکار
تیرے ہفتہ میں نہیں کوئی بھی روزِ تعطیل

(۲۷) غم عصیاں ہے تو ہے رحمتِ غفار وسیع
فکر روزی ہے تو ہے رزق کا رزاق کفیل

(۲۸) ہے تمنائے زر و مال تو سب جائے گا چھوڑ
چھوڑ جانے کو تو کافی ہے فقط ذکرِ جمیل

(۲۹) پھر بہارِ چمنِ عمر میں دلگیر ہے کیوں
سیر کر سیر کہ ہے فرصتِ گلگشت قلیل

(۳۰) مژدۂ عید سے ہے دیکھ تو کیا رنگِ چمن
گل کی رنگیں ہے قبا غنچہ کی رنگیں مندیل

(۳۱) ہوئے آراستہ ہیں آج بدل کر پوشاک
فصل سے باغ تلک باغ سے تا بہ نخیل

(۳۲) نظر آتا ہے برنگِ لب ساغر جو ہلال
ٹپکا پڑتا ہے لبِ مست سے شوقِ تقبیل

(۳۳) گاہ مے خم میں ہے گہ شیشہ میں کیا کیا ہے سیر
روح کرتی ہے کسی مست کی قالب تبدیل

(۳۴) تہنیت خواں ہو تو آج اس شہ دریا دل کا
جس کے نزدیک ہے ایک قطرہ سے کم قلزم و نیل

(۳۵) وہ بہادرشہِ والانسب وپاک گہر
خسروِ چرخ سریر و شہِ خورشید اکلیل

(۳۶) ماہ نو چشم زدن میں مہِ کامل ہو جائے
نظرِ مہر میں ہے اس کے وہ نورِ تکمیل

(۳۷) نورِ معنی سے ہے ہر شکل نتیجہ اس کا
اللہ اللہ رے زہے شکل شہنشاہِ شکیل

(۳۸) مدح حاضر میں پڑھوں مطلعِ روشن ایسا
مطلعِ شمس کو بھی جس کے ہو واجب تبجیل

مطلع

(۳۹) بعد شاہانِ سلف کے تجھے یوں ہے تفضیل
جیسے قرآں پس توریت وزبور وانجیل

(۴۰) تو ہے اس طرح سبب عزت دہِ اولادِ تمر
جیسے موسیٰ شرف افزائے بنی اسرائیل

(۴۱) نور افزائے بصارت ہو اگر تیرا جمال
آئیں آنکھوں سے نظر معنی اللہ جمیل

(۴۲) روئے نیکو پہ ہے مائل تیری خوئے نیکو
کہوں کیوں کر نہ کہ اَلحُسن اِلی الحسن یمیل

(۴۳) ہے جو انسان کے قالب میں ترا نورِ ظہور
برجِ خاکی میں ہے خورشید فلک کی تحویل

(۴۴) دانش آموز ہو گر تربیتِ عام تری
بید مجنوں کو بنا دے ابھی انسانِ عقیل

(۴۵) جوہرِ تیغِ اجل ایک ترے حکم کی نقل
تیر حکمیٔ قضا حکم کی تیرے تعمیل

(۴۶) عہد میں تیرے جو ہو راہِ تعدی مسدود
کھلے فعلِ متعدی سے نہ بابِ تفعیل

(۴۷) تشنۂ ذوق حلاوت ہوں نہ کیوں کر سیراب
تیری شیریں سخنی ہے انھیں شربت کی سبیل

(۴۸) نکتہ چینوں کے لئے نکتہ برجستہ ترا
قابضِ طبعِ رواں ہے روشِ دانۂ سیل

(۴۹) جب ہوں مرغانِ ہوا تیرے نشانِ بندوق
نسرِ طائر کو بھی تو سمجھے ایک اڑتی ہوئی چیل

(۵۰) مہرۂ پشت عدو میں ترا تیرِ صف دوز
رشتۂ مہرۂ تسبیح کی مانند دخیل

(۵۱) طائرِ روحِ عدو کے لئے بہرِ پرواز
تیر کی تیرے صدا جیسے کبوتر کو زفیل

(۵۲) وہ قیامت ہے تری فوج کہ شورِ محشر
دم نہ مارے کبھی سن پائے جو گھوڑوں کی صہیل

——— ق ———

(۵۳) نالۂ بوق کی ہیبت سے رکھے پھونک کے پاؤں
کوچۂ صور سے گزرے جو دمِ اسرافیل

(۵۴) دوں ترے گھوڑے کو کیوں کریں پری سے نسبت
نہ یہ صورت نہ یہ رفتار نہ یہ ڈول نہ ڈیل

ق

(۵۵) گرمِ جولاں وہ کہاں ہو کہ رکھے ہے وسعت
نہ تو میدانِ تصور نہ فضائے تخئیل

(۵۶) عرصۂ معرکہ میں گر تجھے اے شاہ سوار
اس سبکسیر سے منظور ہو کارِ تعجیل

(۵۷) جائے یوں جیسے ہوا سم بھی نہ پانی سے ہو تر
نہ ہو پروا اسے ہے راہ میں تالاب کہ جھیل

(۵۸) کوہِ البرز کو سائے میں دبالے اپنے
ہے وہ اے شاہ فلک رتبہ تری رفعتِ فیل

ق

(۵۹) حملہ آور ہو وہ جس دم توپئے جانِ عدو
اس کی خرطوم ہو دستِ کششِ عزرائیل

(۶۰) تو جو محرابِ عماری میں ہوا جلوہ نما
اس کے دانتوں پہ یہ خرطوم سے سوجھی تمثیل

(۶۱) خانۂ قوس میں خورشید جہاں تاب آیا
دن تو کوتاہ ہوا اور ہوئی رات طویل

(۶۲) نہیں یہ جوش گل و لالہ نکل آیا ہے
داد خواہی کے لئے خاک سے خونِ ہابیل

(۶۳) عدل نے تیرے کیا روئے زمیں کو گلزار
آج تک عدل میں کوئی نہ رہا تیرا عدیل

(۶۴) واسطے دیدۂ بدبیں کے ہے یہ عین صلاح
ہو تری نوکِ سنا سرمہ کوری کو جو میل

(۶۵) تیر برسائے عدو پر جو کماں دارِ قضا
کم نہ فوّارہ سے ہو تیروں کی اس کی سندیل

(۶۶) رہزنِ نطفۂ بدخواہ ہو اوّل ہی قضا
آ سکے پشتِ پدر سے نہ کبھی تا احلیل

(۶۷) محکمہ میں تیرے انصاف کے ہوں ہاتھ قلم
دے اگر بھول کے بھی کوئی سرِ حرف کو چھیل

(۶۸) ذوق کرتا ہے سخن تیری دعا پر کوتاہ
ہو گراں خاطرِ نازک پہ مبادا تطویل

(۶۹) عید ہر سال ہو فرخ تجھے با جاہ و جلال
ہوں قوی پایہ ترے دوست بصد قدرِ جلیل

(۷۰) جو ضلالت سے ہوں گمراہ وہ اے ظلّ خدا
ذل اقدام سے ہوں خاک مزلت پہ ذلیل

قصیدہ نمبر ۷

در مدح ابوظفر بہادر شاہ

(۱) ساون میں دیا پھر مہِ شوال دکھائی
برسات میں عید آئی قدح کش کی بن آئی

(۲) کرتا ہے ہلال ابروئے پرخم سے اشارہ
ساقی کو کہ بھر بادہ سے کشتیِ طلائی

(۳) ہے عکس فگن جامِ بلوریں سے مئے سرخ
کس رنگ سے ہوں ہاتھ نہ میکش کے حنائی

(۴) کوندے ہے جو بجلی تو یہ سوجھے ہے نشہ میں
ساقی نے ہے آتش سے مئے تیز اڑائی

(۵) یہ جوش ہے باراں کا کہ افلاک کے نیچے
ہووے نہ تمیز کرۂ ناری و مائی

(۶) پہنچی کمکِ لشکرِ باراں سے ہے یہ زور
ہر نالہ کی ہے دشت میں دریا پہ چڑھائی

(۷) ہو قلزم عماں پہ لبِ جو متبسم
تالاب سمندر کو کرے چشم نمائی

(۸) ہے کثرت باراں سے ہوئی عام یہ سردی
کافور کی تاثیر گئی جو زمیں پائی

(۹) سردئ حنا پہنچے ہے عاشق کے جگر تک
معشوق کا گر ہاتھ میں ہے دستِ حنائی

(۱۰) عالم یہ ہوا کا ہے کہ تاثیر ہوا سے
گردوں پہ ہے خورشید کا بھی دیدہ ہوائی

(۱۱) کیا صرفِ ہوا ہے طرب و عیش سے عالم
ہے مدرسہ میں بھی سبقِ صرفِ ہوائی

(۱۲) خالی نہیں مے سے روشِ دانۂ انگور
زاہد کا بھی ہر دانۂ تسبیح ریائی

(۱۳) جو آئینۂ دل ہے وہ عاشق کی بغل میں
گویا کہ ہے مینا سے مئے کاہ ربائی

(۱۴) کرتی ہے صبا آ کے کبھی مشک فشانی
کرتی ہے نسیم آ کے کبھی لخلخہ سائی

(۱۵) تھا سوزنئ خار کا صحرا میں جہاں فرش
سبزہ نے وہاں مخملِ خوش رنگ بچھائی

(۱۶) آرائشِ گلشن کے لئے جامۂ رنگیں
زیبائشِ غنچہ کے لئے تنگ قبائی

(۱۷) ہے نرگسِ شہلا نے دیا آنکھ میں کاجل
برگِ گلِ سوسن نے دھڑی لب پہ جمائی

(۱۸) ابرو پہ کرے قوس قزح وسمہ تو خورشید
سرخی شفق سے کرے ریش اپنی حنائی

(۱۹) رخسارۂ گلچیں کا ہے سرخی سے یہ عالم
جوں وقتِ غضب چہرۂ ترکانِ خطائی

(۲۰) کیا ساغر رنگیں کو کیا جلد مہیا
نرگس نے تو سر سوں ہی ہتھیلی پہ جمائی

(۲۱) ہوتی متحمّل نہیں اک ساغرِ گل کی
شاخِ گل احمر کی نزاکت سے کلائی

(۲۲) اعجاز نوا سنجئ مطرب سے چمن میں
ہر خاک کی ہے نوک زباں شعر نوائی

(۲۳) حیرت کی نہیں جائے کہ دیوار چمن پر
ہر طائرِ تصویر کرے نغمہ سرائی

(۲۴) شاہا ترے جلوہ سے ہے یہ عید کو رونق
عالم نے تجھے دیکھ کے ہے عید منائی

(۲۵) کہتے ہیں مہِ نو جسے ابرو نے وہ تیری
کی آئینۂ چرخ میں ہے عکس نمائی

(۲۶) پرتو سے ترے جام مئے عیش سرِ بزم
لے ساغر جمشید کرے کارروائی

(۲۷) ٹپکے لبِ ساغر سے وہ قطرہ کروی شکل
ہو مثلِ فلک جس میں تماشائی خدائی

(۲۸) کیا علم سمائے ترا سینہ میں فلک کے
دریا کی کہاں ہو سکے کاسہ میں سمائی

(۲۹) پڑھتا ہوں ترے سامنے وہ مطلعِ موزوں
اَحسنتَ کہیں سن کے بہائی و سنائی

مطلع

(۳۰) یوں کرسی زرپر ہے تری جلوہ نمائی
جس طرح کہ مصحف ہو سرِ رحلِ طلائی

(۳۱) رکھتا ہے تو وہ دستِ سخا سامنے جس کے
ہے بحر بھی کشتی بکف از بہرِ گدائی

(۳۲) گمرہ کو ہدایت جو تری راہ پہ لادے
رہزن بھی اگر ہو تو کرے راہنمائی

(۳۳) تا ناخنِ شمشیر نہ ہو ناخنِ تدبیر
دشمن کی تری ہو نہ کبھی عقدہ کشائی

(۳۴) خورشید سے افزوں ہو نشاں سجدہ کا روشن
گر چرخ کرے در کی ترے ناصیہ سائی

(۳۵) عکسِ رُخِ روشن سے ترے جوں یدِ بیضا
کرتا ہے کفِ آئینہ اعجاز نمائی

(۳۶) کرتا ہے تری نذر رسد انقد سعادت
ہے مشتریِ چرخ کی کیا نیک کمائی

(۳۷) اک مرغ ہوا کیا ہے کہ سیمرغ نچھوڑے
گر سر بہوا ہووے ترا تیرِ ہوائی

(۳۸) ہر کوہ اگر کوہِ صفا ہو تو عجب کیا
ہو فیض رساں جب ترے باطن کی صفائی

(۳۹) ہو بلکہ صفا ایسی دلِ سنگ صنم میں
ہر بت میں کرے صورتِ حق جلوہ نمائی

(۴۰) ہر شعرِ غزل میں ترے معنی شفا ہیں
قربان غزل کے ترے دیوانِ شفائی

(۴۱) مانع جو ہوا دست درازی کو ترا عدل
پروانہ کو بھی شمع نے انگلی نہ لگائی

(۴۲) زنجیر میں جوہر کی رہے تیغ ہمیشہ
خون ریز کو ہو عہد میں تیرے نہ رہائی

(۴۳) دیتا ہے دعا ذوق کہ مضمونِ ثنا میں
ہے ذہن رسا گو یہ کہاں اس کے رسائی

(۴۴) ہر سال شہا ہووے مبارک یہ تجھے عید
تو مسندِ شاہی پہ کرے جلوہ نمائی



فرہنگ

قصیدہ نمبر (۱)

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
۱۲	۱	،	معتدل	اعتدال رکھنے والی یعنی جس میں افراط و تفریط نہ ہو۔
"	۲	۲	دارالشفاء	شفا خانہ۔
"	۳	۲	شاخ شکستہ	ٹوٹی ہوئی شاخ۔
"	"	"	مومیا	ایک دوا جس سے شکستہ عضو جوڑا جاتا ہے۔
"	۴	۱	سودا	چار خلطوں یعنی خون صفرا۔ بلغم۔ سودا میں سے ایک۔
"	"	"	احتراق	جلن۔
۱۴	۸	۱	تولید	پیدائش۔
"	۸	۲	ارغوانی	سرخ اور نارنجی رنگ۔
"	۹	۱	سمیت	زہریلا پن۔
"	۱۰	۱	جدوار	زہر کا اثر دور کرنے والی دوا۔
"	"	"	زقوم	تھوہر کا درخت جو کڑوا اور زہر دار ہوتا ہے۔
"	۱۰	۲	حنظل	اندرائن کا پھل۔
"	۱۱	۱	نیش	زہریلا ڈنک۔
"	"	"	دنبالۂ زنبور	بھڑ کی دم۔
"	۱۵	۱	ہوالشافی	نسخہ پر اطبا "ہو الشافی" یعنی خدا شفا دے لکھتے ہیں۔

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
۱۵	۱۷	۲	بدرالدجیٰ	چودھویں رات کا چاند جو کہ پورا ہوتا ہے۔
"	۲۱	۱	تفتیح	کھولنا۔
"	"	۲	کرّنا	ایک باجا جسے تُرہی کہتے ہیں۔
"	۲۲	۱	کوس	بڑا نقارہ۔
"	"	"	نفخ	پُھلاؤ۔
"	۲۲	۲	امتلا	متلی۔ بدہضمی۔
"	۲۳	۲	جید الکیموس	زود ہضم اور عمدہ بدن ہونے والی غذا۔
۱۶	۳۳	۱	انتما	زیادہ ہونا۔
۱۷	۳۴	۱	ماءالحیات	وہ پانی جس کے استعمال سے انسان مرتا نہیں۔
"	۴۰	۱	خوردۂ گُل	پھول کے سرے پر جو چیز زیرہ کی طرح سے لگی رہتی ہے۔
۱۸	۴۷	۲	ثریّا وسہا	ستاروں کے نام۔
"	۵۰	۱	گنج	ایک قسم کی آتشبازی۔
۱۹	۵۲	۱	بُرج	آتشبازی کی ایک قسم۔
"	۵۵	۱	شافیٔ مطلق	پوری طرح سے شفا دینے والا۔ یعنی خدا۔

قصیدہ نمبر (۲)

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
۲۰	۲	۲		کسی چیز کا شکل و صورت بغیر عقل میں آنا یہ منطق کی اصطلاح ہے۔
〃	〃	〃	تصدیق	حکم۔ یہ بھی منطق کی اصطلاح ہے۔
〃	۳	۱	علم حصولی	وہ علم جس کی صورت ذہن میں ہو۔
〃	〃	〃	علم حضوری	وہ علم جس کی صورت ذہن میں نہ ہو۔
〃	۴	۱	بدیہی	جس میں دلیل کی حاجت نہ ہو۔
〃	۶	۱	صُور	صورت کی جمع۔
〃	۸	۱	صرف	نام ایک علم کا۔
〃	۸	۲	نحو	نام ایک علم کا۔
〃	۹	۱	منطق	نام ایک علم کا۔
〃	〃	〃	تفوق	فوقیت ۔ برتری۔
〃	〃	〃	ناطقہ	قوتِ گویائی
〃	۹	۲	حکمت	نام علم کا۔
〃	۱۰	۱	تصریح	ظاہر کرنا۔
〃	۱۰	۲	توضیح	وضاحت۔
〃	〃	〃	نجوم	ستاروں سے متعلق علم۔

معانی	الفاظ	مصرعہ	شعر نمبر	صفحہ
وہ علم جس میں اجرام فلکی۔ زمیں کی گردش اور کشش وغیرہ کا بیان ہے۔	ہیئت	۲	۱۰	۲۰
وہ علم جس میں اجسام کے تغیر و تبدل کا حال درج ہو۔	طبیعی	۲	۱۲	۲۱
بولنے والا۔	متکلم	۲	۱۳	،،
یعنی آسمان شق نہیں ہو سکتا۔	ممتنع الانشقاق	۲	۱۴	،،
دوبارہ جنم لینا۔ روح کا ایک قالب سے دوسرے قالب میں داخل ہونا۔	تناسخ	۲	۱۵	،،
جمع ہے جسد کی بمعنی جسم۔	اَجساد	۱	۱۶	،،
موت سے قیامت تک کا زمانہ۔	برزخ	۲	۱۶	،،
گردش۔ دورہ۔	تدویر	۱	۱۷	،،
جمع عرض کی۔ وہ چیز جو دوسری چیز کے سبب قائم ہو۔	اعراض	۱	۱۹	،،
وہ شئے جس کا کوئی سبب اور باعث ہو۔	معلول	۲	۱۹	،،
نقل کیا گیا یعنی جو کچھ کتابوں میں درج ہو۔	منقول	۱	۲۰	،،
جسے عقل تسلیم کرے۔	معقول	،،	،،	،،
علم احکام شریعت کا۔	فقہ	۲	۲	،،
علم ریاضی کی ایک کتاب۔	مجسطی	۱	۲۲	۲۲

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
۲۲	۲۲	۲	اشارات و شفا	بوعلی سینا کی دو کتابوں کا نام۔
"	۲۳	۱	قانون	علم طب کی ایک مشہور کتاب۔
"	۲۳	۲	قاموس	لغت عربی کی ایک مشہور کتاب۔
"	۲۴	۱	لون	رنگ۔
"	"	"	بینندہ	دیکھنے والا۔
"	۲۴	۲	دانندہ	جاننے والا۔
"	۲۵	۱	نباتات	زمین سے پیدا ہونے والی اشیاء، گھاس پات وغیرہ۔
"	۲۵	۲	جمادات	زمین سے نکلنے والی اشیاء۔
"	۲۶	۱	اشراقی	جو باطن کی روشنی سے مکاشفہ سے پڑھتے پڑھاتے تھے۔
"	۲۶	۲	مشائی	یہ ایک دوسرے کے پاس جا کر حال دریافت کرتے تھے۔
"	۲۷	۱	سوفسطائی	وہ گروہ جس کی بنیاد وہم پر ہے اور حقائق سے علاقہ نہیں رکھتے۔
"	۲۷	۲	معتزلی	وہ فرقہ جو خدا کے دیدار کا قائل نہیں۔
"	۲۸	۱	جبری	وہ فرقہ جس کے نزدیک انسان مختار نہیں ہے۔
"	۲۸	۲	قدری	وہ فرقہ جس کے نزدیک انسان صاحب اختیار ہو۔
"	۲۹	۱	ملاحد	ملحد کی جمع۔

معانی	الفاظ	مصرعہ	شعر نمبر	صفحہ
خدا کو مجسم ماننے والا گروہ۔	وجودی	۲	۲۹	۲۲
خدا کو حاضر جاننے والا گروہ۔	شہودی	//	//	//
علم ہندسہ و اشکال سے واقف۔	مہندس	۱	۳۰	۲۳
خوگر۔	مالوف	//	//	//
حساب جاننے والا۔	محاسب	۲	۳۰	//
احوال غیب سے آگاہ۔	جفّار	۱	۳۱	//
احوال گذشتہ اور آئندہ سے واقف۔	رمّال	۲	۳۱	//
رمل کی اشکال کے نام۔	خانہ کیسہ	۱	۳۲	//
	داخل خارج	//	//	//
ملنا۔	قراں	۱	۳۳	//
ستارے۔	مریخ وزحل	۲	۳۳	//
صورت دیکھ کر علامات دریافت کرنے کا علم۔	علم قیافہ	۱	۳۵	//
علم طلسم جس کے ذریعہ اپنی روح کو دوسرے بدن میں لے جا سکے اور موہوم چیزوں کو لوگوں کو دکھلا سکیں۔	سیمیا	۱	۳۷	//
وہم کی جمع۔	موہومات	۱	۳۷	//
علم جس کے ذریعہ رانگ کو چاندی۔ اور تانبے کو سونا بنایا جا سکتا ہے۔	کیمیا	۲	۳۷	//

صفحہ	شعرنمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
۲۴	۳۹	۲	نوافل	نفل کی جمع۔
"	۴۲	۱	عروضی	علم عروض سے واقف شاعر۔
"	۴۳	۲	مصحف	مراد قرآن سے۔
"	۴۴	۱	زردشتی	زرتشت کے ہم خیال۔
"	"	"	موبد	پیشوا آتش پرستوں کا۔
"	۴۴	۲	ژند	نام کتاب زرتشت آتش پرست کا جسے وہ کہتا تھا کہ مجھ پر آسمان سے اُتری ہے۔
"	"	"	تبعیت	پیروی۔
"	۴۶	۱	نَغز	نادر۔
"	۴۷	۱	العلم حجاب الاکبر	عُلم سب سے بڑا پردہ ہے۔
"	۲۷	۲	بلہ	بیوقوف۔
۲۵	۵۱	۲	ہیکل روم	نام بت خانہ کا روم میں۔
"	۵۳	۲	اہل فطنت	ذہین اور عقلمند لوگ۔
"	۵۶	۲	نکبت	ذلت و خواری۔
۲۶	۵۷	۲	جرِ اثقال	وہ علم جس کے ذریعہ بھاری چیزیں بآسانی اُٹھائی جاسکیں۔
"	۵۹	۱	سحبان	ایک مشہور عربی شاعر۔
"	۶۱	۱	بیر	کنواں۔

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
٢٦	٦٢	١	تقویم	نجومیوں کی جنتری۔
"	٦٣	٢	پور سینا	ایک حکیم کا نام۔
"	٦٥	١	علم نیرنج	جادو کا علم۔
٢٧	٦٦	٢	رجیم و لعنت	لعنت ملامت۔
"	٦٧	١	ظلومٌ و جہولٌ	تاریکی اور جہالت والا۔ مراد انسان سے۔
"	٦٧	٢	قوی بخت	خوش قسمت۔
"	"	"	ضعیف الخلقت	جس کی پیدائش کمزور ہو۔ مراد انسان سے۔
"	٦٨	٢	خرق عادت	کرامات۔
"	٧١	٢	نوید بہجت	خوشخبری۔
٢٨	٧٥	٢	زلف واژوں	اُلٹی ہوئی زلف۔
"	٧٨	١	چاہ بابل	شہر بابل کا کنواں جس میں بعض لوگوں کے خیال کے مطابق ہاروت و ماروت دو فرشتے قید ہیں۔
"	٧٨	٢	ہاروت	ایک فرشتہ کا نام۔
"	٨٣	١	حمرت	سرخی۔
٢٩	٨٤	١	لب پان خوردہ	پان کھائے ہوئے ہونٹ۔
"	٨٦	١	سیلی	تمانچہ۔
"	"	"	جعد	چوٹی۔
"	٨٨	٢	تبختر	ناز و انداز۔ غرور

صفحہ	شعر نمبر	مصرع	الفاظ	معانی
۲۹	۹۱	۲	لا تنم قم	نہ سو اُٹھ۔
۳۰	۹۳	۲	شیشۂ ساعت	ریت کی گھڑی۔
"	۹۵	۲	شعلۂ جوّالہ	گرداگرد پھرنے والا شعلہ۔
"	۹۹	۱	ادہم لیل	رات سے کنایہ ہے۔
"	۹۹	۲	اشہب یوم	دن سے کنایہ ہے۔
"	۱۰۰	۱	فلق	صبح کی سفیدی۔
"	۱۰۰	۲	غُراب	کوّا۔
۳۱	۱۰۵	۱	مشقی	وہ کاغذ جس پر خوشخطی کی مشق ہوتی ہے۔
"	۱۰۷	۱	قُل ہونا	ختم ہونا۔
"	۱۰۸	۲	کھرج دھیوت	راگ کی قسمیں۔
"	۱۰۹	"	مغبچہ	مے فروش کا لڑکا۔
"	۱۱۰	۱-۲	رام کلی دللت	راگنیوں کے نام۔
۳۲	۱۱۴	۱	مرغانِ اولی اجنحہ	کنایہ ہے فرشتوں سے۔
"	۱۱۶	۱	ناقوس	سنکھ۔
۳۳	۱۲۴	۱	قامع کفر والحاد	کفر والحاد کا قلع قمع کرنے والا۔
"	"	۲	ماحی شرک وبدعت	شرک و بدعت کو مٹانے والا۔
"	۱۲۵	"	مجذوب	جذبہ سے بیحد متاثر۔

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
۲۳	۱۲۸	۲	أتممتُ علیکم	تمھارے اوپر تمام کریں۔
۲۴	۱۳۲	۱	برجیس	مشتری ستارہ۔
"	"	۲	ناھید	زہرہ۔
"	۱۳۴	۲	اطلس	ریشمی سادہ کپڑا۔
"	۱۳۶	۱	سدرہ	ساتویں آسمان پر ایک بیر کا درخت جس کے آگے حضرت جبرئیلؑ نہیں جا سکتے۔
"	۱۳۷	۱	افضال	فضیلت۔
"	"	"	بُرہان	دلیل۔
۲۵	۱۳۸	۲	حضور و غیبت	موجودگی و غیر موجودگی۔
"	۱۳۹	۲	موشگافی	باریکی۔
"	۱۴۱	۱	ہوش و فرہنگ	عقل و ہوش۔
"	۱۴۴	۱	عزم بالجزم	پختہ ارادہ۔
"	۱۴۵	۲	عفّت	پارسائی و پرہیزگاری۔
۲۶	۱۴۸	۱	عقرب	بچھو۔
"	۱۴۹	۲	البرز	ایک مشہور پہاڑ۔
"	۱۵۳	۱	حرز	پناہ کی جگہ۔
"	۱۵۵	۲	ابر رفتار	ابر کی طرح دوڑنے والا۔
"	"	"	جبل پیکر	پہاڑ کی ڈیل ڈول کا۔

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
۳۶	۱۵۵	۲	گردوں رفعت	آسمان کی طرح اونچا۔
۲۷	۱۵۶	۱	خرطوم	سونڈ۔
〃	〃	〃	طُرّہ لیلیٰ	لیلیٰ کی زلف۔
〃	۱۵۶	۲	ساعد سلمیٰ	سلمیٰ ایک خوبصورت عورت کا نام۔اس کے بازو۔
〃	۱۶۱	۱	گربہ	بلی۔
〃	〃	〃	موش و گنجشک	چوہا اور گوریا۔
〃	۱۶۲	〃	مہوس	کیمیاگر۔
〃	〃	〃	دیت	معاوضہ۔ خوں بہا۔

قصیدہ نمبر (۳)

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
۳۸	۱	۲	صریر	وہ آواز جو لکھتے وقت قلم سے پیدا ہوتی ہے۔
۳۹	۲	۲	بم و زیر	راگ یا باجہ کی اونچی آواز۔
〃	۳	۲	کلید	کُنجی۔
〃	۵	۲	منقار	پرندوں کی چونچ۔
〃	۷	۲	حصیر	چٹائی یا فرش
〃	۸	۲	شعیر	ایک اناج۔
〃	۹	۲	سبحہ	تسبیح۔
〃	〃	〃	تزویر	مکاری۔ دغابازی۔ فریب۔

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
۴۰	۱۱	۲	حریر	ریشمی کپڑا۔
״	۱۲	۱	گلخن	آگ کی جگہ۔
״	۱۲	۲	ابر مطیر	برسنے والا بادل۔
״	۱۳	۲	سنگ یدہ	ایک ایسا پتھر جس پر بارش ہونے کی دُعا کا عمل پڑھ کر آسمان کی طرف دکھانے سے بارش شروع ہو جاتی ہے۔
״	۱۵	۲	تنویر	روشنی۔
״	۱۶	۱	شکر خندہ	مسکراہٹ۔
۴۱	۲۱	۲	تاک و چنار	انگور اور چنار کا درخت۔
״	״	״	بید انجیر	انجیر کا درخت۔
״	۲۴	۱	سمیع و بصیر	سُننے اور دیکھنے والا۔
״	۲۴	۲	اطہر و لطیف و خبیر	پاکیزہ اور نیکو کار اور خبر رکھنے والا۔
״	۲۵	۲	عبیر	ایک خوشبو جو صندل، گلاب، زعفران اور مشک وغیرہ سے تیار ہوتی ہے۔
״	۲۶	۱	حمل	ایک برج کا نام ہے۔
״	״	״	حوت	بارہویں بُرج آسمان کا نام جو مچھلی کی شکل کا ہے۔

صفحہ نمبر	شعر نمبر	مصرع	الفاظ	معانی
۴۱	۲۷	۱	جہات ستہ	شش جہت ۔ تمام عالم ۔
"	۲۸	۲	صیام	روزہ ۔
۴۲	۲۹	۲	شمس بازغہ	فلسفہ کی ایک کتاب کا نام ۔
"	"	"	بدر منیر	میر حسن کی مشہور اُردو مثنوی ۔
"	۳۰	۱	صغریٰ و کبریٰ	چھوٹا اور بڑا ۔
"	۳۱	۲	لائے مے	شراب کی تلچھٹ ۔
۴۳	۳۸	۲	فواق	ہچکی کا مرض ۔
"	"	"	زحیر	پیچش کا مرض ۔
"	۳۹	۲	رطوبت	تری ۔ نمی ۔
"	"	"	تبخیر	بخار ۔ حرارت ۔
"	۴۵	۲	تکسیر	ٹکڑے کرنا ۔ تعویذ لکھنے والوں کی اصطلاح میں کسی اسم کے عدد کو تعویذ کے خانوں میں اس طرح لکھنا کہ جس طرف سے شمار ہو برابر اُترے ۔
۴۴	۵۱	۲	تسخیر	تابع کرنا ۔
"	۵۲	۲	گنج خطیر	بہت بڑا خزانہ ۔
"	۵۳	۲	ماہ منیر	روشن چاند ۔

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
۴۵	۵۸	۱	فربہ	موٹا۔
״	۶۱	۱	تشاوروانی الامر	مشورہ کرو کام میں۔
۴۶	۶۵	۱	توبیہ	بُرائی۔عیب۔
״	״	۲	قطمیر	وہ کُتّا جو اصحاب کہف کے ساتھ تھا۔
״	۶۹	۱	نسق	روشن۔دستور۔
۴۷	۷۲	۲	نار سعیر	بھڑکی ہوئی آگ۔
״	۷۸	״	خط منحنی	ٹیڑھا خط۔
״	۷۹	״	اقلیدس	مشہور ریاضی داں۔
״	۸۰	۱	ابن مقلہ	ایک بہترین خوشنویس کا نام جس نے خط نسخ ایجاد کیا۔
״	۸۲	۲	عطارد	ایک ستارہ کا نام۔
۴۸	۸۳	״	زرقا	وہ عورت جس کی آنکھیں سبز اور نیلی ہوں۔ نام ایک عربی عورت کا بڑی تیز نظر رکھنے والی
״	۸۴	۲	مسیر	سیر کرنے کی جگہ۔
״	۸۶	۱	کجک	لوہے کا نوکدار آلہ جس سے ہاتھی ہانکا جاتا ہے جسے آنکس کہتے ہیں۔
״	۹۰	۱	مطاع	تابعدار۔

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
۴۸	۹۰	۲	مؤید	تائید کرنے والا۔
۴۹	۹۲	۲	آب غدیر	گڈھے یا تالاب کا پانی۔
"	۹۷	۲	تدویر	گردش۔ دورہ۔

قصیدہ نمبر (۴)

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
۵۰	۵	۱	عزلت	گوشہ نشینی۔
"	۷	۲	ژالہ	اُولا۔
۵۱	۱۲	"	طباشیر	بنسلوچن۔
"	۱۳	۱	صدق و کذب	سچ اور جھوٹ۔
۵۲	۱۷	۲	الماس	ہیرا۔
"	"	"	بیندھنا	چھیدنا۔ گوندھنا۔
"	۱۹	"	خرمُہرہ	گھونگھا۔ کوڑی۔
"	۲۱	۱	نیساں	ایک مہینے کا نام جس میں بارش ہوتی ہے۔
"	۲۴	۱	صدف	سیپی۔
"	"	۲	بالیدہ	بڑھا ہوا۔
۵۲	۲۶	۱	جدول	کنارہ۔

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
۵۴	۳۶	۱	مشتری	ستارے کا نام۔
"	"	۲	سمرن	تسبیح - مالا۔
"	۳۸	"	مسجد اقصیٰ	نام ہے بیت المقدس کا جو ملک شام میں ایک مسجد ہے۔
"	۴۲	۲	اطبّا	طبیب کی جمع۔
۵۵	۴۴	۲	ید بیضا	چمکتا ہوا ہاتھ۔ حضرت موسیٰؑ کا وہ جلا ہوا ہاتھ جسے بطور معجزہ باہر نکالتے تھے تو آفتاب کی طرح روشن ہو جاتا تھا۔
"	۴۹	۱	فرّاش	مکان صاف کرنے والا۔
"	"	"	جاروب	جھاڑو۔
"	۵۰	۱	رنج و گزند	تکلیف و عذاب۔
"	۵۰	۲	تبخالہ	چھالا جو بخار کے بعد ہونٹوں پر پڑ جاتا ہے۔
۵۶	۵۳	۱	خنک	گھوڑا۔
"	۵۹	۲	مرّیخ	ستارے کا نام۔
"	۶۰	۱	عقیق	ایک سُرخ قیمتی پتھر کا نام۔
۵۷	۶۹	۲	شب یلدا	اندھیری رات۔

قصیدہ نمبر (۵)

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
۵۸	۱	۲	پرتو	روشنی۔
"	۵	۲	دندان پانخوردہ	پان کھائے ہوئے دانت۔
۵۹	۱۰	۱	چسپیدگی	لگاؤ۔
"	۱۲	۱	روز علو جاہ	جاہ و مرتبہ کو بلند کرنے والا دن۔
"	"	۲	بہجت فزا	مسرت بڑھانے والا۔
"	۱۳	"	ثریا و سہا	ستاروں کا نام۔
۶۰	۱۸	۱	سیمگوں	چاندی کی طرح
"	"	"	ایوان	محل۔
"	"	"	سائبان	چھپر۔
"	۲۱	۲	نار خلیل	حضرت خلیل اللہ کو آگ میں پھینکا گیا تھا۔ لیکن وہ آگ بحکم خدا گلستاں ہوگئی تھی۔
"	"	"	آب بقا	وہ پانی جس کے استعمال سے انسان مرتا نہیں۔
۶۱	۲۴	۲	روز وغا	لڑائی کے دن
"	"	"	بادپا	تیز چلنے والا گھوڑا۔
"	۲۹	۱	شنجرف	ابنگر

قصیدہ نمبر (۶)

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
۶۲	۱	۱	نیرنگ	مکر و فریب۔
"	"	"	محیل	مکار۔ حیلہ گر۔
"	۲	۱	عیّار	چالاک۔
"	۲	۲	زنبیل	تھیلی۔ جھولی۔
"	۳	۱	توکل	بھروسہ کرنا۔
"	۳	۲	فصیل	شہر پناہ۔
"	۵	۲	آتشِ نمرود	نمرود ایک کافر بادشاہ تھا جس نے حضرت خلیل کو آگ میں پھنکوایا تھا۔
"	"	"	گلستانِ خلیل	حضرت خلیل اللہ آگ میں پھینکے گئے تھے لیکن وہ آگ بحکم خدا گلستاں ہو گئی۔
"	۶	۲	شہباز	ایک شکاری پرند جسے باز کہتے ہیں۔
"	۸	۲	تحت ثریٰ	زمین کے نیچے۔
۶۳	"	"	بخیل	کنجوس۔
"	۱۰	۲	مزرعہ	کھیت۔
"	۱۲	۲	جرِ ثقیل	ایک آلہ جس کے ذریعہ بڑے بڑے پتھر اوپر چڑھائے جاتے ہیں۔

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
۶۳	۱۴	۲	اجزائے دخانی	پگھل جانے والے اجزار۔
"	"	"	تحلیل	حل کرنا۔
"	۱۷	۲	اجمال	مختصر۔ خلاصہ۔
۶۴	۱۸	۲	تاویل	بیان کرنا۔
"	۱۹	۲	قال وقیل	بحث ومباحثہ۔
"	۲۳	۲	رحیل	رحلت کرنے والا۔
۶۵	۲۷	۲	کفیل	ذمّہ دار۔ ضامن۔
"	۲۸	۲	ذکر جمیل	اچھے اعمال کا تذکرہ۔
"	۳۰	۲	مندیل	عمامہ۔ پگڑی۔
"	۳۱	۲	نخیل	درخت خرمہ کا۔
"	۳۲	۲	تقبیل	قبول کرنے کی خواہش۔
۶۶	۳۴	۲	قلزم ونیل	دریاؤں کے نام۔
"	۳۵	۲	اکلیل	تاج۔ کلاہ۔
"	۳۷	-	شکیل	خوبصورت۔ طرحدار۔
"	۳۸	۲	تبجیل	عزّت کرنا۔
"	۳۹	۱	شاہان سلف	گذشتہ شہنشاہانِ وقت۔
"	"	"	تفضیل	بزرگی۔ فضیلت۔

معانی	الفاظ	مصرعہ	شعر نمبر	صفحہ
تیمور کی اولاد۔	آلِ تیمور	۱	۴۰	۶۶
حُسن حُسن کی طرف مائل ہوتا ہے۔	الحسن الی الحسن یمیل	۲	۴۲	”
حوالہ کرنا۔ سپرد کرنا۔	تحویل	۲	۴۳	”
ظلم۔	تعدّی	۱	۴۶	۶۷
الائچی کا دانہ۔	دانۂ ہیل	۲	۴۸	”
کبوتر کے اُڑانے کے لئے جو سیٹی دی جاتی ہے۔	زُفیل	۲	۵۱	”
گھوڑے کی آواز۔	صہیل	۲	۵۲	”
بڑی ترہی جس سے بھاری بھرکم آواز نکلتی ہے۔	بوق	۱	۵۳	۶۸
لڑائی کا میدان۔	عرصۂ معرکہ	۱	۵۶	”
جلدی کا کام۔	کارِ تعجیل	۲	۵۶	”
نام ایک فرشتہ کا جو روح کو قبض کرتا ہے۔	عزرائیل	”	۵۹	”
مثال۔	تمثیل	”	۶۰	”
ہابیل اور قابیل حضرت آدم کے دو بیٹے تھے۔ قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تھا۔	خونِ ہابیل	”	۶۲	۶۹

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
٦٩	٦٣	٢	عدیل	قدر اور مرتبہ میں برابر۔
"	٦٤	"	میل	سلائی سُرمہ لگانے کی
"	٦٦	"	احلیل	حُلیہ میں آنا۔ صورت قبول کرنا۔
"	٦٨	"	تطویل	دراز کرنا۔
"	٧٠	١	ضلالت	گمراہی۔
"	٧٠	٢	ذل	روش۔
"	"	"	مزلت	پھسلنا۔ لغزش کرنا۔ پھسلنے کی جگہ۔

قصیدہ نمبر (٧)

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
٧٠	١	١	ساون	ہندی سال کا چوتھا مہینہ۔
"	"	"	شوّال	مسلمانوں کے دسویں مہینے کا نام۔
"	١	٢	قدح کش	شراب پینے والا۔
"	٥	٢	ممیز	تمیز کیا گیا۔
"	"	"	کرۂ ناری	آگ کا کرہ
"	"	"	کرۂ مائی	پانی کا کرہ

صفحہ	شعر نمبر	مصرعہ	الفاظ	معانی
۷۰	۷	۱	قلزم عمان	ملک یمن کا ایک بڑا دریا۔
؍؍	۷	۲	چشم نمائی کرنا	آنکھ دکھانا۔
۷۱	۱۲	۲	تسبیح ریائی	مکروفریب کی تسبیح۔
۷۲	۱۸	۱	قوس قزح	دھنک جو اکثر برسات میں آسمان کھلنے پر دکھائی دیتا ہے۔
؍؍	؍؍	؍؍	وسمہ	نیل کی پتی جس سے بالوں کو سیاہ کرتے ہیں۔
۷۳	۲۷	۱	کروی شکل	گول چیز کی شکل۔ اصطلاحاً دنیا کا نقشہ جو گیند کی صورت ہوتا ہے۔
؍؍	۲۹	۲	بہائی و سنائی	مشہور فارسی شعراء۔
۷۴	۳۷	۱	سیمرغ	ایک پرند۔
؍؍	۴۰	۲	سنائی	ایک فارسی شاعر۔

